

ندائے خلافت

www.tanzeem.org

45

مسلم اشاعت کا
32 وال سال



تanzeeم اسلامی کا پیغام
خلافت راشدہ کا نظام

تنظیم اسلامی کا ترجمان

13 دسمبر 2023ء / 28 نومبر 1445ھ

کامل معاشرتی مساوات

سامیٰ سعی پر توحید کا تقاضا یہ ہے کہ بنیادی طور پر پیدائشی طور پر تمام انسان برابر ہیں، کوئی اونچا نہیں، کوئی نیچا نہیں۔ اس ضمن میں اونچی جی و نیز کی گواہی آپ کو بتاچکا ہوں کہ ”انسانی اخوت“ مساوات اور حریت کے وظائف پر بھی بھی بہت کے گئے لیکن واقعہ یہ ہے کہ تاریخ انسانی میں پہلی بار ان بنیادوں پر ایک معاشرہ قائم کیا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے۔ اسلامی معاشرے میں اگر کوئی اونچی نیچی ہے تو وہ ان کمالات کی بنیاد پر ہے جو آپ نے از خود حاصل کیے ہیں۔ آپ نے علم حاصل کیا تو آپ اونچے ہو گئے، آپ کی عزت کی جائے گی۔ آپ نے تقویٰ کی روشن اختیار کی، روحانی مقام حاصل کیا، اب آپ کی عزت کی جائے گی۔ «إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَنْفَقُكُمْ» (الحجرات: 13)

”اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو تم میں سب سے بڑا کرتی ہو۔“ پیدائشی طور پر تمام انسان برابر ہیں۔ شودر ہو یا برہمن، کالا ہو یا گوارہ مرد ہو یا عورت، کوئی فرق نہیں۔ مرد اور عورت کے درمیان فرق انتظامی اعتبار سے ہے۔ جیسے کسی محلے میں ایک اخچارج اور ایک باہر کھڑے ہوئے قاصد میں بحیثیت انسان بنیادی طور پر کوئی فرق نہیں، لیکن منصب کے اعتبار سے سربراہ شعبہ کا منصب اونچا ہے۔ رسول ﷺ کا اعلان اخلاقی انتساب

ڈاکٹر اسمار احمد

قاصد کا نیچا ہے۔ یہ انتظامی معاملہ ہے۔

اس شمارے میں

دہشت گردی اور پاک افغان تعلقات

امیر سلطانات (21)

دہلی دور نیست!

محض روداد
سالانہ اجتماع 2023ء

حقیقت فتنہ دجال (5)

درندہ بے دندال و چنگ!



کافروں کی دوبارہ زندگانی کرنے کے بارے میں دلیل

﴿آیات: 70-67﴾

سُبْحَانَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ النَّمَاءِ

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذَا كُتُبْرًا وَأَبَا وَنَا أَيْنَ الْمُحْرَجُونَ ﴿٧٠﴾ لَقَدُ عَدْنَا هَذَا نَحْنُ
وَأَبَا وَنَا مِنْ قَبْلِ لَمْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٧٢﴾ وَلَا تَحْزُنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مَمَّا يُمْكِنُ وَنَ﴾

آیت: ۲۷ «وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذَا كُتُبْرًا وَأَبَا وَنَا أَيْنَ الْمُحْرَجُونَ ﴿٧٠﴾» اور یہ کافر کہتے ہیں کہ کیا جب ہم اور ہمارے آباء و اجداد میں ہو جائیں گے تو کیا ہمیں پھر سے نکال لیا جائے گا؟»

آیت: ۲۸ «لَقَدُ عَدْنَا هَذَا نَحْنُ وَأَبَا وَنَا مِنْ قَبْلِ لَمْ» یہی وعدہ ہم سے بھی کیا گیا ہے اور اس سے پہلے ہمارے آباء و اجداد سے بھی کیا گیا تھا۔

«لَمْ هَذَا إِلَّا أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٧١﴾» یہ سچ نہیں مگر پہلے لوگوں کی کہانیاں ہیں۔

آیت: ۲۹ «قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٧٢﴾» آپ کہیے کہ را گھوم پھروز میں میں اور دیکھو کہ کیسا انعام ہوا مجرم قوموں کا!»

آیت: ۳۰ «وَلَا تَحْزُنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ هُنَّا يَمْكُرُوْنَ ﴿٧٣﴾» (اے نبی ﷺ! آپ ان پر رنجیدہ نہ ہوں اور جو چالیں یہ چل رہے ہیں ان پر دل نگہ نہ کریں۔)

مکہ کے ماحول میں چونکہ رسول اللہ ﷺ کو شہریت کو شدید مخالفت اور دباؤ کا سامنا تھا، اس لیے مکنی سورتوں میں یہ مضمون بار بار دہرا یا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو بار بار طلبی دیتے ہیں کہ آپ مشرکین پر وانہ کریں اور نہ ہی ان کے بارے میں رنجیدہ ہوں۔ یہ لوگ عذاب کے متعلق ہو چکے ہیں۔ ہماری تدابیر ان کی چالوں کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔ ہماری قدرت کے سامنے ان کی سازشیں کامیاب نہیں ہو سکیں گی۔

درس مدیث

وَهُمْ وَمَكَانٌ سَبِيلٌ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ: (مَنْ لَمْ يَدْعُ الْإِسْتِغْفارَ جَعَلَ اللَّهُ مِنْ ضَيْقٍ فَخَرَجَ وَمَنْ كُلَّ هُمْ فَرَجَ). وَرَزَقَهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ.) (رواية أبو ذؤوب ابن ماجة)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مردی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر غم سے نجات اور ہر مشکل سے نکلنے کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کے وہم و خیال میں بھی نہ ہو۔“

تشریح: اللہ رب العزت بر انفورمیٹ ہے لیکن اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے، اس لیے انسان ہمیشہ گناہوں سے ڈرتا اور پیچتا رہے۔ تو یہ اور استغفار کرتا رہے۔ استغفار کرنے سے رزق میں برکت اور پریشانیوں سے نجات حاصل ہوئی ہے۔

دِلی دور نیست

ہدایت خلافت

خلافت کی ہادیں ہو پھر استوار
لائیں سے ذہن کراسنکتاب و جگہ

تنظيم اسلامی کا تجمیان نظم خلافت کا نائب

بانی: اقتدار احمد روح

13 تا 19 جمادی الاولی 1445ھ جلد 32
28 نومبر تا 4 دسمبر 2023ء شمارہ 45

مدیر مسئول حافظ عاکف سعید

مدیر ایوب بیگ مرزا

اداری معاون فرید اللہ مرتو

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین

پبلیشور: محمد سعید احمد طابع، بریڈ احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکوزی ہفت سیم اسلامی

"دارالاسلام" مائن رود چوپنگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800
فون: 042-35473375-78

E-Mail: markaz@tanzeem.org

مقام اشاعت: 36-کناؤن ہاؤس، لاہور

فون: 03-35869501-35834000

nk@tanzeem.org

قیمت فی شاہد 20 روپے

سالانہ ذریعہ معاون

اندرونی ملک 800 روپے

بیرونی پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (21,000 روپے)

انڈیا، پاکستان ایشیا امریقہ وغیرہ (16000 روپے)

ذرا فات: منی آرڈر ریا پے آرڈر

مکتبہ مرکزی امتحن خدام القرآن کے عنوان سے ارسال

کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

"ادارہ" کا مشمن و مکار حضرات کی تمام آراء
سے پورے طور پر تشقق ہوتا ضروری نہیں

حصہ نہیں بنایا جائے گا۔

بعض دانشور حضرات ہمیں اسرائیل کے خلاف اقدام کے حوالے سے جذباتی قرار دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہماری جذباتیت مسلمانوں کے لیے ہی نقصان دہ ہے اور دشمن انہیں اشتغال دلا کر جنگ و جدل کے لیے اکساتا ہے اور پھر ان کی خوب درگست بناتا ہے۔ وہ کبھی قرآن پاک سے صلح حدیبیہ کا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں ان عقل کے انہوں کو دشمن کی چال سمجھتے ہیں آتی۔ ہمارا جواب یہ ہے کہ کب اور کس نے کہا ہے کہ امت مسلمہ یک دم اعلان جنگ کر کے میدان میں کوڈ جائے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اگر چہ دشمن کے خلاف بالآخر قتال کا مرحلہ بھی آتا ہے لیکن اس کے لیے بہت سوچ و تھجارت کر کے اور اپنے حالات کا جائزہ لینے اور صحیح وقت کا انتخاب کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ پھر یہ کہ یہ تسلیم کرنا بھی اعتراض حقیقت ہو گا کہ مسلمانوں اور ان کے دشمنوں میں طاقت کا عدم توازن فی الحال ناقابلِ عبور نظر آتا ہے۔ البتہ سوچنے کی اصل بات یہ ہے کہ کیا محلی جنگ سے پہلے بھی دشمن کے خلاف کوئی اقدام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے یا نہیں۔ ہماری رائے میں اگر امت مسلمہ پورے اتفاق اور یکسوئی کے ساتھ اس دشمن اور اس کے سرپرستوں کا تجارتی اور سفارتی تباہی کر دے اور اس پر ایک خاص عرصہ تک استقامت دکھائے تو اسرائیل ہی نہیں اس کے سرپرستوں کے ہوش بھی نمکانے لگ جائیں گے اور وہ معقولیت اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ اس صورت میں روس اور چین بھی عالمی قوتوں سے بھی یورپ اور اسرائیل کے خلاف تجارتی اور سفارتی اقدام کرنے کا مطالبہ کیا جاسکے گا۔ لیکن یہ سوچنا بھی حماقت ہو گی کہ اہم سملہ تو اسرائیل کے خلاف کوئی عملی قدم نہ اٹھائے اور پچھلے بڑی طاقتلوں سے یقوق کی جائے کہ وہ اسرائیل کے خلاف لگاؤٹ کس لیں گے۔

کاش کوئی ہمارے دانشوروں کو یہ سمجھائے کہ مسجد اقصیٰ کی جگہ پر تحریر ڈپل بناتا، گریٹر اسرائیل قائم کرنا جس میں عراق، شام، لبنان، کویت، اردن اور مصر کے بعض حصے ہی نہیں مسلمانوں کو جان سے زیادہ عزیز مدینۃ منورہ بھی شامل ہے۔ اسے یعنی گریٹر اسرائیل کو معرض وجود میں لانے کو وہ اپنی مذہبی ذمہ داری کہتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا عربوں کی یہ اسکی پسندی، صلح جوئی اور تعلیمیں ایسے اقدام سے روک دیں گی کہ وہ اپنے مذہبی تفاسی کی مکملی نہ کر سی۔ کب تک ہم مصلحت آمیزی کی آڑ میں بزدی کامظاہرہ کرتے رہیں گے اور خود کو بے وقوف بناتے رہیں گے۔

وقت ہی ممکن ہے جب ہم نبی پاک ﷺ کے فرمان کے مطابق ایک جدہ بن جائیں اور جدہ کے ایک حصہ کی تکلیف دوسرے حصہ کو خود تجوہ بے چین کر دے۔ لیکن جب تک ذہن سے یہ نہ لکھ کر میں ہی صرف میں ہوں اور وہ تو بس وہ ہے اس وقت تک سب حال مست رہیں گے۔ نیل ویژن سکرین پر معموم پچھوں کے چہروں سے خون کے فوارے چھوٹے دیکھیں گے عورتوں کی تجھ و پکار نہیں گے تب ہم میں سے وہ بہت زمہن سمجھا جائے گا جو آؤ، وہ بھرے گا اور دشمنوں کی توپوں میں کیزے پڑنے کی دعا کرے گا جبکہ ہماری اکثریت تو اپنی "مومن حکومتوں" کے سجائے ہوئے میلیوں ٹھیکلوں اور میوزک کنسرٹ سے غم بدلائے گی۔

بہر حال یہ بات بھی اپنی جگہ صدقی صد و رست ہے کہ اصل ذمہ داری ریاستوں کی ہے، حکومتوں کی ہے۔ مسلم ممالک نے آج سے چون (54) سال پہلے organization of Islamic cooperation OIC ہے قائم کی تھی۔ اس کا پہلا اجلاس 1969ء میں مرکش (رباط) میں ہوا۔ آج اس تنظیم کی جو صورت حال ہے اس پر اس کے سوا کیا تبرہ کر سکتے ہیں "ذوبیا مجھ کو ہونے نے، نہ ہوتا میں تو کیا ہوتا!"

حقیقت یہ ہے کہ تنظیم کا آغاز پچھے ایسا برائیں تھا۔ بھارت اس وقت بھی بہت سے عرب ممالک کے حکمرانوں کے دلوں میں بستا تھا، الہبھارت کو OIC کی رکنیت اس بنیاد پر دے دی گئی اور اسے کافرنس میں مدعو کر لیا گیا کہ بھارت میں کثیر تعداد میں مسلمان بنتے ہیں۔ پاکستان میں اس وقت مارشل لاء لگا ہوا تھا۔ میکن خان پاکستان کے صدر اور چیف مارشل لاء ایڈن مشریز تھے۔ کون نہیں جانتا کہ وہ ایک عیاش، غیر ذمہ دار اور خود میں ذوبار بنتے والا انسان تھا۔ تب بھارت نے مزید ایک شرائیگزی کی اور ایک سکھ وزیر کو کافرنس میں شرکت کے لیے بھیج دیا۔ سکھ رہنمے کافرنس ہال میں داخل ہوتے ہوئے بڑی زور دار آواز میں السلام علیکم کہا اس پر پاکستان کا وہ صدر جس کی سطور بالا میں چند صفات بیان کی گئی ہیں، انہم کھرا ہوا اور بڑی گرجدار آواز میں اس بھارتی نمائندے کو کافرنس سے نکال باہر کرنے کا مطالبہ کیا جو تھوڑی بہت روقدح کے بعد تسلیم کر لیا گیا اور بھارتی نمائندے کے کو باہر لکھا پڑ گیا۔

آج چچاں سال گزرنے کے بعد OIC مضبوط اور توata ہونے کی وجہے اس حالت کو تفہیق گئی ہے کہ اسرائیل کے بدجنت یہودی مسلمان پچھوں کے چیخھڑے اڑا رہے ہیں۔ مسلمانوں کے گھروں کو بلڈوز کر رہے ہیں اور OIC کافرنس میں چار عرب ممالک جن میں حرمین شریفین کے "محافظ" بھی شامل ہیں، اس بات پر ڈھٹ جاتے ہیں کہ اسرائیل کے خلاف کسی اقدام کو مشترک اعلامیہ کا

حماس کو چار روزہ جنگ بندی کے دوران یہودیوں کی روایتی مکاری سے ہوشیار رہنا ہوگا

اعجاز لطیف

حماس کو چار روزہ جنگ بندی کے دوران یہودیوں کی روایتی مکاری سے ہوشیار رہنا ہوگا۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے قائم مقام امیر اعجاز لطیف نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل نے 48 دن تک غزہ پر دھشانہ بمباری کی اور زمینی محلے بھی کیے۔ میدیا میں بتائے جانے والے اعداد و شمار کے مطابق 15000 سے زائد فلسطینی مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا جس میں آدمی سے زائد بچے اور عورتیں بیس۔ غزہ کی دو تباہی آبادی بے گھر ہو چکی ہے۔ بڑے پیمانے پر بہتال، سکول اور پناہ گزینیں کمپ تباہ کر دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چار روزہ جنگ بندی کے دوران فلسطینی مسلمانوں کو اسرائیل کے فریب اور مکاری کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ صہیونیوں اور یہودیوں کی تاریخ ہے کہ وہ ہر موڑ پر دھوکہ دیتے ہیں اور انتہائی مکاری کے ساتھ چالیں چلتے ہیں۔ اپنے کیے ہوئے وعدوں سے مخفی ہو جاتا آن کی سرشت میں شامل ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان ممالک کو اواب بڑے پیمانے پر غزہ کے محصور اور مجبور مسلمانوں کے لیے امدادی کارروائیوں کا آغاز کرنا ہوگا۔ آئین خوارک، ادویات، بھلی، گسیں، تسلیل اور دیگر مدنی اور ضروریات زندگی پہنچانے کے لیے کمرکس لینے چاہیے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اسرائیل اور اس کے اتحادی امدادی آرٹیلری آر میں صہیونی ایجنسی غزہ میں داخل کرنے کی کوشش کریں گے جس کو روکنے کے لیے غزہ کے مجاہدین کو چوکس کرنا ہوگا۔ پھر یہ کہ مسلمان ممالک کا میدیا یا اور صاحبان عقل و داشت اسرائیل کو امن کا داعی قرار دینے کی پر فریب کوششوں کا بھرپور انداز میں روکریں۔ انہوں نے کہا کہ اسرائیل وزیر اعظم کا یہ کہنا ہے کہ وہ ہر صورت اپنا بذاف حاصل کریں گے انتہائی تشویش ناک ہے گویا گریز اسرائیل کے قیام کا واضح اعلان کیا جا رہا ہے۔ لہذا وہ موقع پاتے ہی پھر غزہ پر حملہ کریں گے۔ مسلمان ممالک کے سربراہ کو یہ ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہیے کہ اسرائیل کا اگلا ہدف مسلمان ممالک ہی ہوں گے۔ وہ یہ بھی یاد رکھیں کہ روز قیامت اللہ کے ہاں جواب دہ ہوں گے۔ لہذا سب مخدوب گر فلسطینیں کے دفاع اور اسرائیل کے مذموم مقاصد کو ناکام بنانے کے لیے اقدامات کریں۔

(جاری کردہ: مرکزی شبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

مسلمانان پاکستان بھی خدا را ایک بات سمجھ لیں کہ اسرائیل تو 1967ء میں یعنی چھپن (56) سال پہلے ہی علی الاعلان کہہ چکا ہے کہ عرب بیچارے ہم سے کیا لازیں گے ہمارا اصل مقابلہ پاکستان سے ہے۔ یاد رہے اس وقت پاکستان کے پاس ایسی صلاحیت بھی نہیں تھی۔ سوچنے کا مقام یہ ہے کہ کیا گریز اسرائیل کی طرف بڑھنے سے پہلے یا اس کے گلیلی مرالیں میں اسرائیل ایسی پاکستان کی طرف سے اپنی آنکھیں بند کر لے گا؟ ہم نہیں جانتے کہ وقت پر نے پر پاکستان اپنی ایسی قوت کو استعمال میں لاتا ہے یا نہیں، لیکن وہ امر یکہ جو تل ایب کی سلامتی کو واٹکن کی سلامتی پر ترجیح دیتا ہے، کیا وہ بھی اسلامی ہم سے صرف نظر کرے گا؟ حالانکہ اس کا ماہشی تو اس بات پر شاہد ہے کہ وہ افغانستان جیسے چھوٹے اور پسمندہ ملک پر حملہ کرنے سے پہلے تاں المیون کرواتا ہے اور اس ذرما کو گزندہ بنا کر پاکستان پر اپنے پنجے پوری شدت سے گاڑ لیتا ہے۔ الہذا یہ تصور کرنا بھی حماقت عظیم ہو گی کہ اسرائیل عرب ممالک اور مسلمانوں کے مقدس مقامات اور شہروں کی طرف بڑھنے سے پہلے پاکستان کو ایسی صلاحیت سے محروم کرنے کی کوئی کوشش نہیں کرے گا اور یہ بھی ممکن نہیں کہ امر یکہ اس واردات میں اسرائیل کے ہراوں دستے کا روں ادا کرے۔ لہذا پاکستانیوں خاص طور پر حکمرانوں کو خواہ بخوش سے بیدار ہونا ہوگا۔ غزہ کی جنگ شروع ہونے کے بعد غالباً حکمرانوں کو کم از کم انگریزی تو لے لینے چاہیے تھی یعنی کوئی سوچ و بیچار اور مشاورت کا سلسلہ تو شروع کرنا چاہیے تھا لیکن آن کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ "ہنوز دل دیوراست" کا مختار نفرہ لگا کر گلہ طیبہ کے نام پر بننے والی مملکت خدا اور پاکستان میں رنگ برلنے فیضیوں کروانے میں شدت سے مصروف ہیں۔ یہ تاداں خود کو امریکی چھتری تلے محفوظ تجوہ ہے ہیں اور عطاوار کے اسی اونڈے سے دو ایسے پر اصرار کر رہے ہیں، جس کے سبب بیدار ہوئے ہیں۔ وہ اس فلسفہ پر لیتھن رکھتے ہیں۔ آج کا دن خیریت سے گزر گیا ہے کل کی کل دیکھا جائے گی۔ سقط غرناطہ اور ڈھا کہ سے پہلے بھی مسلمانوں کے ایسے ہی رنگ ڈھنگ تھے۔ اے اللہ! ہمارے ایمان کو جلا بخشن اے اللہ! ہمارے دلوں کو جذبہ جہاد اور شوق شہادت سے لبریز کر دے۔ اے اللہ! ہماری دینی فیرت اور محیت کو زندہ کر دے۔ آمین یا رب العالمین!

دعاۓ صحت کی اپیل

☆ حلقہ سحر کے مقامی امیر تم سید عرفان طارق ہاشمی کو دل کا عارضہ ہے اور دل کی استیجنگر انی ہونی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفاء کاملہ عاجل سترہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقہ و احباب سے بھی ان کے لیے دعاۓ صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

اللَّهُمَّ أَكْبِرِ إِلَيْكُمْ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَأَشْفِعْ أَنْتَ
الشَّافِي لِأَيْشَفَاءِ إِلَّا يَشْفَأُكَ لَشْفَاكَ إِلَّا يُغَادِرُ سَقَمًا

وہی بڑا اگر اپنی سماست کا سلسلہ پڑھ کر کتاب میں اکٹا بوجی کے بیان کردی تھی اسکا ایسا انتساب جو اسی کا نتیجہ تھا کہ اسلام میں خوبی اُگتی ہے۔ فلسطینی مسلمانوں کی مدد کے خواہ سے کرنے کے کاموں کو 13 نکات کی صورت میں بیان کر کچے ہیں جو تنظیم کی ویب سماست اور سوشل میڈیا پر موجود ہیں۔

ہر فضیلہ کرنے کے لئے بھائی احمدی کے حوالے

1947ء میں پاکستان جس بنیاد پر بناتھا اس بنیاد کو مضبوط نہ کیا تو 1971ء میں دوخت ہو گیا۔

میں پریار و حیرت کے لئے کام کی آیا۔ میکائیل کی بحث اور تحریکات میں مالک کیا تھا۔

پون صدی میں پتہ ثابت ہو چکا ہے کہ انتخابی سماست کے ذریعے نظام چل تو سکتا ہے لیکن بدل نہیں سکتا۔

احسان اسلام کی مسٹری اور ایک ای افسوس کی ساری اسرائیلی اور سلطنتی پیشگوئیوں کی خود بھول آئی کے لئے سانچی نہ ہے۔

میزبان: آصف حیدر

امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ کے رفقاء تنظیم و احباب کے سوالوں کے جوابات

سوال: تنظیم اسلامی ابھی تک پاکستان میں اسلامی نظام قائم کیوں نہیں کر سکی؟

امیر تنظیم اسلامی: یہ بات ہمیشہ ذہن میں رہتی چاہیے کہ ہم جدوجہد کرنے کے مکاف میں متاثر اللہ تعالیٰ کے حوالے ہیں۔ ۷۵ سال سے پاکستان میں لوگ مختلف مناجع کے ذریعے کام کر رہے ہیں۔ بعض کا خیال ہے کہ فقط تعلیم کے ذریعے اسلامی انقلاب آجائے گا۔ حالانکہ اللہ کے رسول ﷺ سے بڑھ کر معلم کون ہوگا؟ بعض کا خیال ہے کہ دعوت و تائیخ سے انقلاب آئے گا تو اللہ کے رسول ﷺ سے بڑھ کر داعی کون ہو گا؟ بعض عسکری منجع کے ذریعے کرنا جانتے ہیں۔ حالانکہ

بیان پتھیر اخنا نہ تائیں کیونکہ حکمران، مقتدر طبقات اور اداروں کے لوگ سب مسلمان ہیں تو کل گو مسلمانوں کی گروہ ازان اسلام پر جا کر نہیں۔ ایک معروف طریقہ انتخابی سیاست کا ہے جس پر ہماری دو بہت بڑی و دینی سیاسی جماعتیں کاربند ہیں۔ لیکن مودو یا نگراں ایش یا ہے کہ انتخابی سیاست کا چکر ہم 75 برس تک دیکھ چکے ہیں اور انہیں تک سیاسی طور پر نہایت ہی ہیں۔ پون صدی میں یہ تاثیت ہو چکا ہے کہ انتخابی سیاست کے ذریعے نظام ہائل تو سکل ہے لیکن بد نہیں سکتا۔ اس لیے پاکستان کے تناظر میں اسلامی نظام کے لیے ایک تحریک کار اسٹی مزود ہے جس میں جان تو جائے گی، لیئے کی بات نہیں آتے گی۔ چونکہ دینی طبقے کی ایک بہت بڑی اکثریت انہیں تک انتخابی راستے کے گھن چکر میں پچھنی ہوئی ہے اس لیے تحریک نفاذ اسلام کی دعوت کو مشکلات درپیش ہیں۔ لیکن میں پوری دیانتاری سے عرض کرتا ہوں کہ بہت ساری دینی یا ملکیاتوں، ان کے علماء اور دوسری تحریکوں میں یہ نتائج اب عام ہو رہا ہے کہ اس فرسودہ نظائر کو اخذ اذکار است کے

سوال: فلسطین اور جن جن ممالک میں مسلمانوں پر مظلوم ہو رہے ہیں اس کی وجہ سے کیا ساری امت مسلمہ بر جماد فرش ہو چکا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: اس سوال کا فتحی جواب
امنیتیان کرام بیان فرماتے ہیں۔ بالخصوص فلسطین میں جس طرح مسلمانوں کی نسل کشی کی جاری ہے اس پر بہت سارے علماء کی طرف سے فتحی ہجراۃ المیں راجہتی فراہم کی گئی ہے کہ اگر کسی علاقے میں مسلمان آباد ہیں اور ان پر دشمن حملہ کر دیتا ہے یا ہاں کوئی غاصب اور نظام ان کی

سوال: حکیم اسلامی کے سالانہ اجتماع کے موقع پر رفقاء، واحباب کو بیضاام اور شمولیت کی دعوت کیسے دی جائے؟

امیر تنظیم اسلامی: سالانہ انتخابات محرومیتی بجماعتوں اور ان کے کارکنوں کے لیے فکری آبیاری، جذبے کو اچھارنے اور تجویل ہونے سبق کی یادو گپتی کا ذریعہ مبتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ملاقات، تعارف اور ایک دوسرے کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔ پھر کچھ موجود حالات میں لا جگہ اُٹھ، ابداف اور ہماری وہم دار یوں کے حوالے سے راہنمائی ملتی ہے۔ سالانہ انتخاب غومار فرقہ کے لئے خاص ہوتے، عام عموم

کے لیے نہیں ہوتا۔ البتہ اجتماع کے خطبات باقاعدہ ریکارڈ کیے جاتے ہیں اور کچھ دنوں کے بعد ویب سائٹ اور سوچل میڈیا پر اپ لوگوں کے بحث میں جگہ عام لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں۔ احباب کے لیے دوسرے بھی بہت سارے آپشنز ہوتے ہیں۔ کئی عاقلوں میں ہمارے حلقہ قرآنی، دروس قرآن، خطابات بہعد، دوہرہ ترجمہ قرآن و خلاصہ مضمون قرآن کے پروگرام ہوتے ہیں۔ احباب ان سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ اسی طرح جو احباب تنظیم اسلامی اور دا انگر اسرار الحمد سے محبت کرتے ہیں لیکن تنظیم میں شمولیت کے لئے ارادہ نہیں رکھتے ما تنظیم کے فرمانے اتفاق

سچنریزی کے نتائج میں ایک بڑی تعداد میں خالی گلے پرستی کا نتیجہ ہے جو ایک دوسرے کے مقابلے میں ایک بڑی تعداد میں خالی گلے پرستی کا نتیجہ ہے جو ایک دوسرے کے مقابلے میں ایک بڑی تعداد میں خالی گلے پرستی کا نتیجہ ہے۔

امیر تنظیم اسلامی: یہ پروگرام مابالہ بنیادوں پر منعقد ہوتا ہے اور ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو یہ ویب سائٹ شکل میں منتشر کیا جاتا ہے۔

ذریعے نہیں بدلا جاسکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ذاکر اسرار احمد کے بیان کردہ مفہج انتقال بیوی سلیمانیہ پر لوگ تحقیق ہوں اور انتخابی سیاست سے دینی طبقہ تحریف ہو جائے تو شاید اس جدو جدد میں مزید تیری آئسکتی ہے۔ ہم یہ کوشش کریں گے تا آنکہ لوگوں کے دلوں کو اللہ تعالیٰ بدلتے۔

سوال: پاکستان، اندیا اور بھلکہ دیش کے حالات کو دیکھتے ہوئے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ اگر 1947ء کی تھیم نہ ہوتی تو یہ بھرنیں تھیں؟

امیر تنظیم اسلامی: حدیث کی روئے اگر کامکلنڈ شیطان کے راستے کو کھوٹا ہے۔ یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ

مظلوم مسلمانوں کی خاطر جو حقیقی استعداد رکھتا ہے اگر وہ اتنا کام نہیں کر رہا تو وہ گنہگار ہوگا، چاہے عوام میں سے ہو یا حکمرانوں میں سے ہو۔

پاکستان 1947ء مکون گیا اور جس بنیاد پر ہم نے پاکستان لیا پر عمل بیرون ہوئے تو 1971ء میں بھلکہ دیش بن گیا۔ ذرا غور فرمائیے! اس وقت بھارت میں مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے ہمیں پاکستان کی قدر نہیں کرفی چاہیے؟ اگر پاکستان دہننا تو میرید کتنی لاکھوں جانوں کا انقاص ہوتا۔ البتہ بھارت، بھلکہ دیش اور یہاں رہنے والے مسلمان لکل کی بنیاد پر بھائی ہیں۔ ہمیں مجہوراً ملکہ ملک بنانا پڑا اما کہ ایک خطہ میں جو جہاں ہم اسلام کو ہذا کر کے دنیا کو دھکائیں۔ قائدِ اعظم نے بھی کہا تھا کہ پاکستان میں ہے بلکہ یہ تحریک ہے جہاں ہم اللہ کے دین کو قائم کر کے دنیا کو دھکائیں۔ اگر ہم دین کو قائم کریں گے تو اللہ کی مد ہمارے شامل حال ہوگی اور لوگوں نے قائدِ اعظم پر ارادات لگائے کہ وہ سکولریت ہمارے قدم مضمود ہوں گے۔ پھر ہم کشمیر، فلسطین اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے آزاد ملکیں گے۔ آج اگر ہم اپنی اصل بنیاد پر جو راستہ رشتہ مسلمانوں سے انسانی حقوق اخوة والا ہوگا۔ اللہ نہیں اس کی طرف لوئے کی تو فیض عطا فرمائے۔

سوال: ذاکر اسرار احمد رسول اللہ سلیمانیہ کام لئے کام کیا کھلی ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: یہ اس وقت ایک گلوبل مسئلہ ہے۔ حتیٰ کہ علی مسلمان ابھی اس فتنے کا شکار ہو سکتے ہیں۔ الاما شاء اللہ! کیونکہ آج ہر ایک کے پاس مارت نون موجود ہے جو کائناتی تعلیم، بزنس، ریسرچ، فنون، تمام چیزوں کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ مدارس میں بھی اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس معموم بوجہ دو مرتبہ انہوں نے سلیمانیہ کے ہاوردزی زیادہ تر تو وہ سلیمانیہ کے افلاطی استعمال کرتے تھے۔ فتحی الحادی سے فتحہ اسے بیان

اس فتنہ کا مقابلہ بہت مشکل ہے۔ کیونکہ سات پر دوں میں پولیس، فوج اور کسی طاقت کا خوف نہیں آسکتا سوائے اللہ کے۔ خوف خدا اگر بندے کے اندر ہو گا تو وہ حقیقت امام کان پیچنے کی کوشش کرے گا۔ پیغمبروں کی میاہی دعوت یعنی تھی: «يَقُولُهُمْ أَغْبَدُوا اللَّهَ» (آل عمران: 65) ”اے میری قوم کے لوگوں! اللہ کی بندی کرو۔“ توہر پتختیرنے یہ بھی فرمایا: «فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطْبِعُونَ» (آل عمران: 143) ”پس تم اللہ کا تقوی اخیار کرو اور میری اطاعت کرو۔“

قرآن پاک کا تقوی ایک تہائی حصہ (باخصوص آخری منزل)، آخرت کے بیان پر مشتمل ہے۔ کیونکہ ساری باقی صحیح میں آجھی لگنکیں تو آخر میں نیکی چاہے تھی مشکل ہو اس کو اختیار کرنے اور بدی چاہے کئی پر کوشش ہو اس سے بچنے پر صرف خوف خدا ہی آمادہ کر سکے گا۔ اسی بات کو نہیں سمجھاتے اور دلوں میں اترانے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح قرآن پاک کہتا ہے: (۱) **اتَّقُوا اللَّهَ وَلَا تُؤْنَوْا مَعَ الصَّدِيقِينَ** (آل توبہ: ۶۷) ”الله کا تقوی اخیار کرو اور بچنے پر کوشش کرو۔“ (۲) **وَتَوَاضُّوا لِلْحُنْكَرِ وَتَوَاضُّوا لِلصَّدِيقِ** (آل اصر: ۳۵) ”اور انہوں نے ایک دوسرے کو حق کی فتحت کی اور انہوں نے باہم ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کی۔“

تو یہ ماحول گھر، دفاتر اور معابرے میں بناتا ہو گا۔ اس کے لیے اجتماعی ماحول کو اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ تنظیم اسلامی کے پیش فارم سے سو شہزادیاں پر ہم نے اپنے ماقبلوں کے لیے کچھ ہدایات دی ہوئی ہیں کہ حادث فون و خوشی حالت میں استعمال کرو۔ سابق امیر حافظ عاکف سعید (اللہ ان کو حمت عطا کرے) فرماتے تھے کہ باوضو ہو کر اور اسم اللہ الرحمن الرحيم پڑھ کر استغفار کرو۔ کیونکہ بندہ پاکی کی حالت میں فرشتوں سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ان چیزوں کو نہیں ہر سے پکانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لیے قرآن پاک کا مطالعہ ترجیح و تشریح کے ساتھ ہوتا چاہیے۔ قرآن سے ایمان کی آبیاری، نیک لوگوں کی صحیت اختیار کرنے اور لوگوں کے تجربات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہو گی۔ کیونکہ شیطان اور نفس کو بناۓ والا اللہ ہے، اس کے اذن کے بغیر شیطان اور نفس کچھ نہیں کر سکتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (۳) **فَإِذَا قَرَأْتُ الْقُرْآنَ**

فرمایا ہے کہ ایک نشدت (درس، خطاب، غیرہ) میں رسول اللہ سلیمانیہ کا نام مبارک آئے تو ایک مرتبہ درود پیچنہ فرش ہے اور اس کے بعد وہ سمجھ کر درجے میں ہے۔ اس کا ایک درود پیچنہ ہے کہ قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ آپ سلیمانیہ کا ذکر فرماتا ہے، بھی مشرکین نکل اور یہاں آپ سلیمانیہ کے حوالے سے کچھ بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ مثلاً (محمد سلیمانیہ)

نے یہ کہا۔ ایسے موقع پر ذاکر صاحب رسول اللہ سلیمانیہ کا نام مبارک پہلے لیتے، پھر فرماتے تھے: سلیمانیہ۔ ہمارے ہاں نفت خواں حضرات اور قول جب رسول اللہ سلیمانیہ کا نام لیتے ہیں تو کیا کار درود پڑھتے ہیں؟ جبکہ ذاکر صاحب جب دو اڑھائی گھنٹے کا خطاب کرتے تھے تو اس میں سیکڑوں مرتبہ آپ

مظلوم مسلمانوں کی خاطر جو حقیقی استعداد رکھتا ہے اگر وہ اتنا کام نہیں کر رہا تو وہ گنہگار ہوگا، چاہے عوام میں سے ہو یا حکمرانوں میں سے ہو۔

پاکستان 1947ء مکون گیا اور جس بنیاد پر ہم نے پاکستان لیا پر عمل بیرون ہوئے تو 1971ء میں بھلکہ دیش بن گیا۔ ذرا غور فرمائیے! اس وقت بھارت میں مسلمانوں پر جو ظلم ہو رہا ہے اس کو دیکھتے ہوئے ہمیں پاکستان کی قدر نہیں کرفی چاہیے؟ اگر پاکستان دہننا تو میرید کتنی لاکھوں جانوں کا انقصان ہوتا۔ البتہ بھارت، بھلکہ دیش اور یہاں رہنے والے مسلمان لکل کی بنیاد پر بھائی ہیں۔ ہمیں مجہوراً ملکہ ملک بنانا پڑا اما کہ ایک خطہ میں جو جہاں ہم اسلام کو ہذا کر کے دنیا کو دھکائیں۔ قائدِ اعظم نے بھی کہا تھا کہ پاکستان میں ہے بلکہ یہ تحریک ہے جو فرد، مکر، معاشر، ریاست، نظام اور پوری دنیا کے لیے نہ صرف نظام کی تعلیم دیتا ہے بلکہ اپنا غلبہ بھی چاہتا ہے۔ اسی جدو جدد کے لیے دنیا کو قائم کر کے دنیا کو دھکائیں۔ اگر ہم دین کو قائم کریں گے تو اللہ کی مد ہمارے شامل حال ہوگی اور لوگوں نے قائدِ اعظم پر ارادات لگائے کہ وہ سکولریت ہمارے قدم مضمود ہوں گے۔ پھر ہم کشمیر، فلسطین اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے آزاد ملکیں گے۔ آج اگر ہم اپنی اصل بنیاد پر جو راستہ رشتہ مسلمانوں سے انسانی حقوق اخوة والا ہو گا۔ اللہ نہیں اس کی طرف لوئے کی تو فیض عطا فرمائے۔

سوال: ذاکر اسرار احمد رسول اللہ سلیمانیہ کام لئے کام کیا کھلی ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: یہ اس وقت ایک گلوبل مسئلہ ہے۔ حتیٰ کہ علی مسلمان ابھی اس فتنے کا شکار ہو سکتے ہیں۔ الاما شاء اللہ!

کیونکہ آج ہر ایک کے پاس مارت نون موجود ہے جو کائناتی تعلیم، بزنس، ریسرچ، فنون، تمام چیزوں کے لیے استعمال ہو رہا ہے۔ حتیٰ کہ مدارس میں بھی اس کی ضرورت محسوس کی جا رہی ہے۔ اس معموم بوجہ دو مرتبہ انہوں نے سلیمانیہ کے ہاوردزی زیادہ تر تو وہ سلیمانیہ کے افلاطی استعمال کرتے تھے۔ فتحی الحادی سے فتحہ اسے بیان

امیر تنظیم اسلامی: پچکہ ذاکر صاحب کے خطبات اکثر طویل ہوتے تھے جن میں رسول اللہ سلیمانیہ کا ذکر کر مبارک تو اس کے ساتھ آتا تھا اس لیے ہو سکتا ہے ایک (وسم انور، رحیم یار خان)

کے دوسرے سلیمانیہ کم بولتے تھے، اس کی کیا وجہات ہیں؟

امیر تنظیم اسلامی: پچکہ ذاکر صاحب کے خطبات اکثر طویل ہوتے تھے جن میں رسول اللہ سلیمانیہ کا ذکر کر مبارک تو اس کے ساتھ آتا تھا اس لیے ہو سکتا ہے ایک دو مرتبہ انہوں نے سلیمانیہ کے ہاوردزی زیادہ تر تو وہ سلیمانیہ کے افلاطی استعمال کرتے تھے۔ فتحی الحادی سے فتحہ اسے بیان

فَاسْتَعِدْ يَالنُّوْ وَنَ الشَّيْطَنَ الرَّجِيمَ (٦٦)
(الخل) "توجب آپ قرآن پڑھیں تو اللہ کی پناہ طلب کر بچیے شیطان مردود سے۔"

پھر ایک دوسری جگہ فرمایا: «وَإِنَّمَا يَنْتَغَلُكُمْ مِنَ الشَّيْطَنِ تَرْغُقُ فَاسْتَعِدْ يَالنُّوْ» (آل احمد: 36: 3) اور اگر کبھی تمہیں شیطان کی طرف سے کوئی فرقہ باطل ہو، انکار نہ کر لگئو اللہ کی پناہ طلب کر لیا کرو۔

پھر تو جو انوں کوشادی کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے نوجوانو! تم میں سے جو استطاعت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہوں کو نچا رکھتا ہے اور شرمگاہوں کی حفاظت کا باعث کرنے کے بعد اس کو اپنا حسن سمجھنا اچھی بات ہے۔ اللہ کے لیے، حیا اور ایمان کی حفاظت ہوتی ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے زوجین کے تعلق کو دل لگانے کا اچھا ذریعہ فراہدیا، لیکن ہمارے معاشرے میں گناہ کو آسان اور نکاح کو مشکل بنادیا گیا ہے جس کا تجھے ہے کہ سکریٹوں پر اندر میخت کے نام پر جوانیاں لٹائی جا رہی ہیں۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ نکاح کو آسان بنایا جائے۔

سوال: رجوع ای القرآن کو رس کے طلبہ دوران کو رس تنظیم اسلامی میں شامل ہو سکتے ہیں؟ (قدس فیاض)

امیر تنظیم اسلامی: رجوع ای القرآن کو رس کے بعض معاملات ایسے ہیں کہ اگر داکٹر اسرار احمد بھی زندہ ہوتے تو وہ اتفاق نہ کرتے۔ اختلاف رکھنا ایک شے ہے لیکن انسان نے کوئی مسئلہ سمجھا دیا تو وہ اس کے احترام میں ہٹکرے ہو جایا کرتے تھے۔ یعنی یہ ہمارے اسلاف کا طریقہ ہے۔ ہمارے بھائی نے جس صاحب کے بارے میں فرمایا تو ان کے بعض معاملات ایسے ہیں کہ اگر داکٹر اسرار احمد بھی زندہ ہیں تو وہ اتفاق نہ کرتے۔ اختلاف رکھنا ایک شے ہے لیکن جدال احس بونا چاہیے۔ قرآن پاک میں انتہائی فرماتا ہے: "اور مت گالیاں دو" (یا مت بر ایجاد کو) ان کو جنمیں یہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا تو وہ اللہ کو گالیاں دینے لگیں گے زیادتی کرتے ہوئے بغیر سوچے سمجھے۔" (الاعام: 108: 10) لہذا ان صاحب کی بعض جیزیں ایسی ہیں جو ہمارے دینی مزاج سے مطابقت نہیں رکھتیں لیکن اگر وہ داکٹر صاحب کو رس کریں۔ اس کے علاوہ بھی لوگ کرتے ہیں۔ 15 سال سے لے کر 84 سال کے بزرگوں نے یہ کو رس کیں اور مدد اللہ ابہر حال جو تنظیم میں شامل ہوتا چاہتے ہیں کیا۔ اگر کسی نے استفادہ کیا اور اس وجہ سے تعلق جاتا ہے تو اگر ان کو بات سمجھ آگئی ہے تو فوری شامل ہو جائیں۔ کسی پوری زندگی کس کام میں کی۔ داکٹر اسرار احمد بھی پہنچتے تھے کہ آپ لوگ یہ کورس کریں ایسی لیے رہے ہیں تاکہ ہم تنظیم میں شامل ہو جائیں۔ اس ضمن میں زندگی کے مقصود سے کتنا اہم آہنگ ہے۔ داکٹر صاحب کی خدمت قرآنی، اقامت دین کی جدوجہد میں صرف ہوئی۔ لہذا دیکھنے یہ ہے کہ اگر کوئی ان کو استاد کہتا ہے تو وہ ان کی زندگی کے سچے سچے کہنا آہنگ ہے۔ داکٹر صاحب کی خدمت خود کرتے تھے کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو اکو میرے ہاتھ پر بیعت کرو اور میرے کام میں میری مدد کرو۔

سوال: احسان اسلام سرکری کیا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: اسلام، ایمان اور احسان کے لیے اس کو رس کی مکمل ضروری نہیں ہے۔

سوال: اخیزیر محمد علی مرزا، کس حیثیت سے اپنے آپ کو

ڈاکٹر اسرار احمد کا شاگرد کہتے ہیں؟ (محمد حذیفہ آصف پر اچ، کراچی)

امیر تنظیم اسلامی: ہماری ایک اصولی پالیسی ہے جس پر ہم حتی الامکان عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ عام طور پر جماعتیں اور شخصیات کا نام لے کر تحریک نہیں کرتے۔ البتہ کوئی فرقہ باطل ہو، انکار نہ کر فتح نبوت سے انکار کا معاملہ ہوتا ہے لیکن چونکہ سوال آگیا تو اس حوالے سے دوستین اصولی باتیں ہیں۔

بھی بات یہ ہے کہ امت کا ایک تباہی حصہ اور سمجھتا ہے اور یوتا بھی ہے۔ لہذا باقی تنظیم کو سئے والوں کی تعداد تواب کروڑوں میں جا چکی ہے۔ کسی شخصیت سے استفادہ کرنے کے بعد اس کو اپنا حسن سمجھنا اچھی بات ہے۔ اس معنی میں کوئی کہتا ہے کہ وہ میرے استاد ہیں تو ایسے تو لاکھوں افراد آپ کو میں گے جو داکٹر صاحب گواپنا مرینی سمجھتے ہیں۔ سیدنا حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ جس نے مجھے ایک لفظ سکھا دیا وہ میرے استاد ہے اور اس حوالے سے میں اس کا غلام ہوں۔ امام ابو حیفہ رضی اللہ عنہ کو ایک عام انسان نے کوئی مسئلہ سمجھا دیا تو وہ اس کے احترام میں ہٹکرے ہو جایا کرتے تھے۔ یعنی یہ ہمارے اسلاف کا طریقہ ہے۔ ہمارے بھائی نے جس صاحب کے بارے میں فرمایا تو ان کے بعض معاملات ایسے ہیں کہ اگر داکٹر اسرار احمد بھی زندہ ہوتے تو وہ اتفاق نہ کرتے۔ اختلاف رکھنا ایک شے ہے لیکن جدال احس بونا چاہیے۔ قرآن پاک میں انتہائی فرماتا ہے: "اور مت گالیاں دو" (یا مت بر ایجاد کو) ان کو جنمیں یہ پکارتے ہیں اللہ کے سوا تو وہ اللہ کو گالیاں دینے لگیں گے زیادتی کرتے ہوئے بغیر سوچے سمجھے۔" (الاعام: 108: 10) لہذا ان صاحب کی بعض جیزیں ایسی ہیں جو ہمارے دینی مزاج سے مطابقت نہیں رکھتیں لیکن اگر وہ داکٹر صاحب کا شماں ہو اور 2002ء میں یہ کو رس کرنے کا موقع ملا۔

ڈاکٹر اسرار احمد فرماتے تھے کہ رفقہ تنظیم اول اور ترجیح یہ کو رس کریں۔ اس کے علاوہ بھی لوگ کرتے ہیں۔ 15 سال سے لے کر 84 سال کے بزرگوں نے یہ کو رس کیں اور مدد اللہ ابہر حال جو تنظیم میں شامل ہوتا چاہتے ہیں کیا۔ اگر کسی نے استفادہ کیا اور اس وجہ سے تعلق جاتا ہے تو تھیک ہے، اسے یہ بھی دیکھ لیتا چاہیے کہ داکٹر اسرار احمد کی پوری زندگی کس کام میں کی۔ داکٹر صاحب کی زندگی تو سچے سچے کہنا آگئی ہے تو فوری شامل ہو جائیں۔ بعض کہتے تھے کہ آپ لوگ یہ کورس کریں ایسی لیے رہے ہیں تاکہ ہم تنظیم میں شامل ہو جائیں۔ اس ضمن میں زندگی کے سچے سچے کہنا آہنگ ہے۔ داکٹر صاحب کی خدمت قرآنی، اقامت دین کی جدوجہد میں صرف ہوئی۔ لہذا دیکھنے یہ ہے کہ اگر کوئی ان کو استاد کہتا ہے تو وہ ان کی زندگی کے مقصود سے کتنا اہم آہنگ ہے۔ داکٹر صاحب کی خدمت خود کرتے تھے کہ اگر مجھ سے محبت ہے تو اکو میرے ہاتھ پر بیعت کرو اور میرے کام میں میری مدد کرو۔

سوال: احسان اسلام سرکری کیا ہے؟

امیر تنظیم اسلامی: اسلام، ایمان اور احسان کے لیے اس کو رس کی مکمل ضروری نہیں ہے۔

سوال: اخیزیر محمد علی مرزا، کس حیثیت سے اپنے آپ کو

کی اصطلاحات حدیث جبریل علیہ السلام میں موجود ہیں جن کی وضاحت داکٹر صاحب نے اپنے اربعین نووی کے دروس میں کی ہے۔ جہاں تک احسان اسلام سرکر کا معاملہ ہے تو تنظیم اسلامی میں بہت سارے امور پر مشاورت ہوتی ہے اور پھر امیر تنظیم اسلامی کی طرف سے فیصلہ ہوتا ہے جو تنظیم نظم کے تحت پوری تنظیم میں سرکلکی کیا جاتا ہے۔ اس کو ہم سرکلک کہتے ہیں۔ اسی کے تحت بہت ساری ہدایات جاتی ہیں کہ دعوت کے کام کی ترتیب کیا ہوئی چاہیے، فلاں آگاہی کس طرح ہوئی چاہیے، فلاں کو رس کس طرح ہوتا ہے تو اسی طرح کا ایک سرکلک احسان اسلام کا ہے۔ جب ہم دینی اجتماعیوں کا جائزہ لیتے ہیں تو ان میں مختلف مزاج کے لوگ ہوتے ہیں۔ اجتماعیت کا حسن یہ ہے کہ ان تمام مزاجوں کو ساتھ لے کر چلیں۔ ہماری توجہ انفرادی اور اجتماعی دونوں ذمہ داریوں پر راستی چاہیے۔ imbalance نہیں رہنا چاہیے کہ باہر اقامت دین کی جدوجہد کے بغیر لگا رہے۔ لیکن نہیں کہ تنہ میں سوئے ہوئے ہیں۔ یعنی جو ہمارے بہیں میں نہیں وہ تو کہ رہے ہیں لیکن جو ہمارے اوپر فرض ہے وہ نہیں ادا کر رہے۔ اسی طرح بھی یہ ہوتا ہے کہ فرائض اور نافل کی پابندی ہوئی ہے جو یقیناً اچھی بات ہے لیکن دین کے اجتماعی تقاضوں سے غفلت بر تی جا رہی ہے۔ اب صورتحال میں تو ازان اور عدل لانا اجتماعی قیادت کی ذمہ داری ہے۔ سابق امیر تنظیم اسلامی حافظ عاصف سعید علیؑ کے دوران میں اس پر باقاعدہ شوری اور تو سیکی عالمہ میں رسوبن مشاورت ہوتی ہے۔ جب میرا دراما سرٹ شروع ہوتا تو میں نے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے اتنی بڑی محنت کی ہے تو اس پر عمل درآمد کیا جائے اور اس کو ظلم کی سطح پر جاری کیا جائے اور اس کی تھیڈی کی جائے۔ اس میں انفرادی معاملات (عقل نکاریاں)، عبادات، مانی معاملات کا درست ہونا، حقوق العباد کی ادا سمجھنے وغیرہ) اور اجتماعی معاملات (دعوت دین اور امر بالمعروف اور نهى عن المنکر) کے لیے باہر نکل کر محنت کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ اس سرکلک کو شائع کیا گیا۔ احسان اسلام سرکلر میں خالیہ اور جامنی پہلوؤں پر عدل کی بنیاد پر عمل درآمد کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ اس کو شش کا حاصل یہ ہے کہ ہم اپنی تمام دینی ذمہ داریوں کو ادا کر سکیں۔ احسان اسلام کا سرکلر میں نے چند علماء کرام اور ایک دو تحریک کارکنوں کو دکھایا تو وہ اسی کا شکنچے کہ ہمارے باہر اتنے پہلوؤں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اور الحمد للہ یہ خارج سے گواہیاں بھی آرہی ہیں۔



کوئی نہیں چاہتا کہ امریکہ اسٹریٹیجی پر گرفتار کر دیتیں فساد کے لیے کشوتی کی تیزی
اب وہ ملتا گراحت کامیاب کیوں ہونے دیں گے؟ الیپ میگ مرزا

CIA کے ذی کلا سیفا سید ڈاکونٹس گواہی دیتے ہیں کہ کس طرح پاکستان میں انتشار پھیلانے
کے لیے ماضی میں افغانستان اور ایران کی سر زمین کو استعمال کیا گیا: رضاۓ الحق

دہشت گردی اور پاک افغان تعلقات کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ" میں معروف دانشوروں اور تجویزی نگاروں کا اظہار خیال

لکھنؤں یاد یوں کا زندہ ثبوت ہے۔ 2001ء سے 2021ء تک افغانستان میں جو امریکہ کی بنائی ہوئی گورنمنٹ گردی ہے اس دوران بھارت کی وہاں بہت بڑی افسوسنگ تھی۔ وہاں پر بھارت کے 17 کو خلیل کھلے ہوئے تھے اور وہ کھلم کھلا دہشت گردی کروار ہے تھے جس کے دل میں پھر پاکستان نے کچھ آپ پر شہر کے کیونکہ وہاں سے دہشت گرد یہاں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ 2004ء میں جب ڈاماڈولا پر حملہ ہوا تھا اس کے بعد TTP کا وجود سائنس آیا۔ TTP میں مختلف قسم کے عنصر شامل تھے۔ ان میں سے بعض نے پاکستان میں دہشت گردی کو پھیلایا۔ حال ہی میں افغانستان کے پرہم لیبر میبیت اللہ انور نے ادوی کی طرف سے ایک غنی بھی چاری ہوا کہ افغانستان سے جا کر پاکستان میں دہشت گردی کرنا خلاف شریعت اور حرام ہے۔ افغان حکومت کے ترجمان ذبح اللہ جاہنے بھی امارت اسلامی اردو ویب سائٹ پر بیان چاری کیا ہے کہ افغانستان دہشت گردی کو اکیپ پورٹ نہیں کر رہا۔ انہوں نے پاکستان کے تحریک اور عظمت کی طرف سے لگائے گئے الزامات کا جواب دیتے ہوئے کہما افغان حکومت پاکستان سے برادران تعلقات قائم کرنا چاہتی ہے۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ فنی پی کا سربراہ نوری بھی افغانستان میں ہے۔ بہر حال معاملات پھیپھی ہیں۔ اگر افغان طالبان TTP کی پشت پناہی نہ بھی کر رہے ہوں تب بھی شاید ان کی کچھ مجبوریاں ہوں کہ وہ ان کو کنٹرول نہیں کر پا رہے۔ ان حالات میں مذکورات ہی وامل نظر آتے ہیں۔

سوال: طالبان کے ساتھ تازہ کوٹل کرنے کے لیے ہمارے مذکورات افغانستان کے ساتھ بھی چلتے رہے، نواز شریف کے دور حکومت میں بھی طالبان کے ساتھ مذکورات ہوئے جو کہ تاکام ہوئے، اس کے بعد ہمیں روشن اخدا پر شہنشہ کرتا پڑا۔ پھر عمران خان کے دور میں بھی ایک

گروگوں کا تاخت خون بھایا جاتا ہے۔ ایے واقعات امریکہ میں آئے روز بہتے ہیں لیکن اس کے باوجودہ میں تسلیم کرنا پڑے گا کہ ہمارے ادارے اس طریقے سے کام نہیں کرتے جس طرح کرنا چاہیے۔ جس طرح ہمارے دیگر اداروں اور شعبوں میں غلطیاں اور کوٹاہیاں ہیں اسی طرح ہمارے دفائی اداروں میں بھی ہیں۔ یہاں تک کہ ایک ایسا نہیں پر بھی محلہ ہو گیا۔ حالانکہ ایسے حالات میں ایسے حساس مقامات کی سیدھی میں کوئی خلاصہ بھی نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجودہ بھی محلہ ہو گیا۔ اللہ کرے اس میں اتنا نقصان نہ ہو جتنا خدا خلقاً ہر کیا جا رہا ہے۔

مرقب: محمد فیض چودھری

سوال: دہشت گردی کے زیادہ تر واقعات پاکستان کی مغربی سرحد کے آس پاس ہو رہے ہیں۔ آپ کے خیال میں کون اس کی پشت پناہی کر رہا ہے؟

رضاء الحق: پاکستان کا مغربی بارہر افغانستان اور ایران کے ساتھ لگتا ہے۔ افغانستان کے ساتھ پاکستان کے تعلقات بھی بھی اچھے نہیں رہے ہوئے افغان طالبان کے گزشتہ دور حکومت کے جس میں ما عمریکی حکومت تھی۔ اس وقت پاکستان نے بھی ان کی حکومت کو تسلیم کیا ہوا تھا اور اس درمیں مغربی سرحد پر پاکستانی فوج تباہ کرنے کی بھی ضرورت نہیں پڑی۔ ورنہ اس سے قبل بھی پاکستان مخالف عناصر افغانستان میں موجود ہوتے تھے اور اب بھی ہیں جو عصیت کی پیشہ پر یا نظریاتی پیشہ ووں پر پاکستان کے مقابل تھے۔ ان میں بھارتی اور امریکی عناصر بھی ہوتے ہیں۔ تو کیا یہ security failure نہیں ہے؟

ایوب بیگ مرزا: امریکہ میں حقیقی دہشت گردی ہوتی ہے اتنی کمیں بھی نہیں ہوتی۔ روز آپ سنتے ہیں فلاں جگہ پر فائزگہ ہوئی اور اتنے طلب قتل ہو گئے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ اس کو violence کا نام دیتے ہیں لیکن ہے تو دہشت گردی، کیونکہ اس میں بھی قانون کو پاؤں تک روند

مذاکراتی عمل چلا، اس کے بعد تم نے سیز فائز بھی کیا، اس سب کے باوجود تم ایک بار پھر اسی ڈگر پر آگئے ہیں کہ ان کے خلاف آپ پیش کر رہے ہیں اور وہ ہمارے خلاف برسر پیکار ہیں، پوری دنیا میں مذاکرات کا میاہ بہتے ہیں، ہمارے افغانستان کے ساتھ مذاکرات کا میاہ کیوں نہیں ہو رہے؟

ایوب بیگ مزا: میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کچھ بیرونی طاقتیں بھی ملوث ہیں۔ خاص طور پر امریکہ ہے۔

بیرونی طاقتیں نہیں چاہتیں کہ افغانستان اور پاکستان آپس میں بیچھے کر معاملات طے کر لیں۔ ورنہ ہر جگہ مذاکرات ہی کامیاب ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر جنگ عظیم دوم میں افغانستان اور اس کے اتحادیوں کو واضح فتح حاصل ہو گئی تھی لیکن اس کے بعد بھی پہنچ کر نہیں مذاکرات کرنے پڑے۔ یہ ہو سکتے ہے کہ کوئی فریق جنگ کو اس طور پر لے جائے کہ بالآخر مذاکرات میں اچھی پوزیشن پر آجائے لیکن ہوتے آخر میں مذاکرات ہی ہیں۔ اس کے بغیر معاملہ حل نہیں ہوتا۔ لیکن افغانستان اور پاکستان کے درمیان مذاکرات اس وقت تک کامیاب نہیں ہوں گے جب تک عالمی کھلڑیوں کے مقاصد اور مرے ہیں۔ کون تھیں جانتا کہ امریکہ اور انہیاں یہ TTP اور دہشت گرد تنظیمیں کھڑی کی تھیں۔ جنہوں نے کھڑی کی تھیں وہ ان پر اپورا کام لیں گے۔ انہوں نے فاد کے لیے کھڑی کی تھی وہ مذاکرات کیوں ہونے دیں اور مذاکرات ہو جائیں تو وہ کامیاب کیوں ہونے دیں؟ پھر یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ TTP میں کوئی ایک دو گروپ نہیں کہ جن کے ساتھ مذاکرات کامیاب ہو جائیں بلکہ اس میں مختلف قسم کے عناصر شامل ہیں۔ لہذا ان سب سے مذاکرات کر کے، ان سب کو ضامنہ کر لیا ہوتا ہے، خاص طور پر جب اس نے اپنے کے ہوئے وندوں سے انحراف کیا ہو۔ لیکن ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جنہوں نے دہشت گردی کو کنٹرول کیا مذاکرات ہوئی چاہیے۔ اس کے بغیر نہیں کہ اب دہشت گردی بد ہوئی چاہیے۔ اس کے بغیر نہیں بند ہوگی۔ البتہ مذاکرات ہمیں اس لیے کرنے چاہیں تاکہ کچھ توسلہ قائم جائے اور ہمارا اتفاق ہے کہ کوئی کوشش کی جائے اور جتنی بھی فریق ہیں وہ آپس میں بیچھے کر بات کو تکمیل کریں۔ جب تک جزوی قوتوں کا سہارا لیا جاتا رہے گا تب تک جزوی قوتوں کا معاہدہ حل نہیں ہو گا۔ اسی طرح ریاست اور حکومت کو بھی ایک چیز پر ہونا چاہیے۔

سوال: یہ بات بھی on 50 ریکارڈ ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کو روکنے کے لیے جتنی بھی آپریشن کیے گئے وہ کامیاب ہوئے اور در پر پانہ سی گمراہ سن قائم ہوا، اس کی گواہی دینا بھی دستی ہے۔ اس کی بجائے ایک گروہ کے ساتھ مذاکرات کی تجویز بھس کی قیادت ہی مظفر عالم پر نہ ہو۔

جب ہماری استیلیشنٹ اور عالمی استیلیشنٹ متفق ہو جائیں گی کہ اب دہشت گردی بند ہوئی چاہیے۔ اس وقت دہشت گردی ٹرک جائے گی؛ اس کے بغیر معاہدہ حل نہیں ہوتا۔ لیکن افغانستان اور پاکستان کے درمیان مذاکرات اس وقت تک کامیاب نہیں ہوں گے جب تک عالمی کھلڑیوں کے مقاصد اور مرے ہیں۔ کون تھیں جانتا کہ امریکہ اور انہیاں یہ TTP اور دہشت گرد تنظیمیں کھڑی کی تھیں۔ جنہوں نے کھڑی کی تھیں وہ ان پر اپورا کام لیں گے۔ انہوں نے فاد کے لیے کھڑی کی تھی وہ مذاکرات کیوں ہونے دیں اور مذاکرات ہو جائیں تو وہ کامیاب کیوں ہونے دیں؟ پھر یہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ TTP میں کوئی ایک دو گروپ نہیں کہ جن کے ساتھ مذاکرات کامیاب ہو جائیں بلکہ اس میں مختلف قسم کے عناصر شامل ہیں۔ لہذا ان سب سے مذاکرات کر کے، ان سب کو ضامنہ کر لیا ہوتا ہے، خاص طور پر جب اس نے اپنے کے ہوئے وندوں سے انحراف کیا ہو۔ لیکن ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جنہوں نے دہشت گردی کو کنٹرول کیا مذاکرات ہوئی چاہیے۔ اس کے بغیر نہیں کہ اب دہشت گردی بد ہوئی چاہیے۔ اس کے بغیر نہیں بند ہوگی۔ البتہ مذاکرات ہمیں اس لیے کرنے چاہیں تاکہ کچھ توسلہ قائم جائے اور ہمارا اتفاق ہے کہ کوئی کوشش کی جائے اور جتنی بھی فریق ہیں وہ آپس میں بیچھے کر بات کو تکمیل کریں۔ جب تک جزوی قوتوں کا سہارا لیا جاتا رہے گا تب تک جزوی قوتوں کا معاہدہ حل نہیں ہو گا۔ اسی طرح ریاست اور حکومت کو بھی ایک چیز پر ہونا چاہیے۔

سوال: یہ بات بھی on 50 ریکارڈ ہے کہ پاکستان میں دہشت گردی کو روکنے کے لیے جتنی بھی آپریشن کیے گئے تھے ان کی ناکامی نہیں کی گئی۔ یہ بہت ساری غلطیاں ہیں جن کی وجہ سے ہم کامیاب نہیں ہو رہے۔ TTP کے سربراہ نورولی نے افغانستان سے مخفی تلقی عثمانی صاحب کو

ایک خط لکھا ہے اور اس میں پوچھا کہ ہم پاکستان کے خلاف جو جاہد کر رہے ہیں اس میں کیا خامیاں ہیں؟ مخفی تلقی عثمانی صاحب نے جواب دیا کہ امارت اسلامیہ افغانستان کی دعوت پر جب ہمارے علماء کا وفد کابل گیا تھا تو اس وقت میں پیغمبر ﷺ دیا گیا تھا جب ہم پاکستان میں اکن ہو اور مذاکراتی عمل آگے بڑھے اور ہم یہ بھی چاہتے ہیں کہ پاکستانی علماء کا وفد کا شکالات بھی مل لے۔ ممکن ہے ان کے ذریعوں میں موجود اشکالات کو ختم کیا جاسکے۔ اس سے ایک بات تو واضح ہو جاتی ہے کہ TTP افغانستان میں موجود ہے۔ اب جیسا کہ افغان حکومت کے ترتیب میں کہا ہے کہ افغانستان سے پاکستان میں کوئی مداخلت نہیں ہوگی، اسے face value پر لینا چاہیے اور اعتماد سازی کے مزید اقدامات بھیجی پاکستان کو کوئی چاہیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ افغانستان کے پاس ابھی دہشت گردی کو روکنی کی پوری صلاحیت اور طاقت نہ ہو، اس وجہ سے بھی پاکستان کو اپنیں کچھ margin دے کر مذاکراتی عمل کو اگے بڑھانا چاہیے۔

سوال: آپ نے بڑی اچھی بات کی کہ پاکستان چاہیے لیکن ساتھ ہمیں یہ بھی مدنظر رکھنا چاہیے کہ پاکستان کے علاوہ بھی افغانستان کے مسامیں مالک ہیں جن میں جن، اریکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور ایران شامل ہیں، ان میں افغانستان سے کوئی دہشت گردی نہیں ہوتی۔ کیا وجہ ہے؟ بھیشیت ہمسایہ پاکستان نے افغانستان کے لیے کیا نہیں کیا۔ وہاں یوں سے یہ طعنہ نہ کہ پاکستان جو جہادیوں کی تحریر سے، اس کے نتیجے میں ہم نے کیا پایا؟ کاشکوف کلچر، بیرونیں کلچر اور دہشت گردی جس سے ہماری جان ہی نہیں چھوٹ رہی۔ محیک ہے ہمسایہ پاکستان کے بہت حقوق ہوتے ہیں لیکن اس کا مطلب یوں نہیں کہ اپنا گھر ہی تباہ کر لیں؟

رضاء الحق: آپ دوسری طرف بھی وہ یقین کر 20 سال تک افغانستان میں بھارتی پاکستانی استیلیشنٹ کی اجازت اور تعاون کے ساتھ ہوتی رہی، وہ قبائلی جو پاکستان کے بلا معاوضہ محافظت تھے، ان پر درون حملے اور بھارتی پاکستان کی اجازت سے ہوتی رہی۔ آپ یہاں بتتے ہیں کہ یاد رکھیں کہ دوسرے ان کے دروان ان کی زندگیاں متاثر ہو گیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ بعد تقریباً ایک سال تک دوبارہ حکومت سنجابی تو اس کے بعد تقریباً ایک سال تک دہشت گردی کے واقعات تقریباً ٹرک گئے تھے لیکن دوبارہ پاکستان نے امریکہ کے پنگل میں پھنس کر ایک مخاکھل لیا۔ ایمن الطواری کے قتل کے لیے پاکستانی ایکٹس استعمال ہونے کے الزامات سماے آئے۔ میں

بیرونی شمن فائدہ ناخاکیں۔

سوال: پاکستان کے نگران وزیر اعظم نے پرنس کانفرنس میں جو اپنی افغان پالیسی اور اقدامات کا جواز پیش کیا ہے، اس پر تنظیم اسلامی کا موقف کیا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: تنظیم اسلامی کاموقت اس بارے میں بالکل واضح ہے۔ (1) کسی حکومت کو تسلیم کرنے کے جتنے معیارات ہو سکتے ہیں افغان حکومت ان پر پورا اترتی ہے، پھر اسے پاکستان تسلیم کیوں نہیں کرو رہا؟ اس سے پہلے اسے تسلیم کیا جائے۔ (2) لازم جھگٹنے کی وجہے تمام معاملات افہام و تفہیم سے طے کی جائیں اور باہمی تعلقات اسلامی اخوت کی بنیاد پر قائم کیے جائیں۔

(3) تنظیم اسلامی بھتی ہے کہ افغان طالبان اور TTP ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہیں۔ افغان طالبان میں ایسے عناصر شمال نہیں ہیں جو پاکستان کو انتصان پہنچانا چاہتے ہوں۔ ان کے سربراہ نے بھی فتویٰ دیا ہے کہ پاکستان کے خلاف جہاد حرام ہے۔ افغان طالبان نے یہاں تک بھی کہا ہے کہ بہت سے پاکستانی خلاف عناصر سے بھجھا رہا ہے اس لئے کچھیں ہیں اور بہت سوں کو جیل بھینج دیا ہے۔ اس سے واضح ہے کہ افغان طالبان کی طرف سے کوششیں ہو رہی ہیں اس میں پاکستان کو تعاون کرنا چاہیے۔ (4) پاکستان کے سیکولر طبقات طالبان ایشیش کا ایک ہوا کھڑا کر دیتے ہیں کہ طالبان آگئے، یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا۔ اس کا جواب بالیٰ تنظیم اسلامی محترم ڈاکٹر اسرار احمد جودیا کرتے تھے اُن بھی وہی جواب ہے کہ اگر آپ کو طالبان ایشیش سے اتنا خی خطرہ ہے تو آپ اپنے ملک میں اسلام ایشیش لے آئیے مسئلہ خود بخوبی حل ہو جائے گا، کون کہتا ہے کہ آپ طالبان ایشیش کی طرف آئیں۔ جو کرنے کا کام ہمارا ہے وہ ہم نہیں کرتے اور الزام دوسروں پر نگاتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا یہ انتخابات میں اسلام ہر سیاسی جماعت کے منشور کا حصہ ہوتا تھا۔ اسلام کے بغیر کمی لگتے تھے۔ لیکن آج انتخابات میں روایتی مذہبی جماعتوں کے علاوہ کوئی اسلام کا نام نہیں لیتا۔ اپنی نظر یا تینی دوں سے تو ہم خود بخچھے ہست رہے ہیں۔ اس کا انجام ہبھال وہی ہو گیا تو لوگ طالبان ایشیش کی طرف جائیں گے یا پھر اسلام کے ہی خلاف ہو جائیں گے۔ لہذا جب تک ہم اس نظریہ کی طرف واپس نہیں لوئے جس کی بنیاد پر 1947ء میں ملک بناتھا اور وقت تک ہمارے مسائل حل ہوں گے اور نہ ہم فلاں پاکتے ہیں۔

قارئین پروگرام "زمانہ گواہ ہے" کی ویب سائیٹ www.tanzeeem.org پر دیکھی جا سکتی ہے۔

انداز سے نہیں کافانا چاہیے تھا کہ ان کا سامان آنکھ کر باہر پھینک دیا جائے۔

سوال: ہماری حکومت نے ایک time frame تو دیا تھا؟

ایوب بیگ مرزا: اتنے time frame میں تو کوئی ایک دوکان خالی نہیں کرتا۔ محسوس یہ ہو رہا ہے کہ حکومت پاکستان زیادتی پر اترتی ہوئی ہے۔ لاکھوں انسانوں کے لیے صرف ایک میٹنے کا نامم دینا مذاق ہے۔ افغان حکومت نے لاکھ مرتبہ کہا کہ ان کو اس طرح نہ کالا جائے لیکن پاکستانی حکومت پچھے منے کو تباہیں تھی۔ اب اگرچہ پچھے نام بڑھایا ہے لیکن، وہ بھی کافی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا انداز افغانیوں کے ساتھ بڑا اخت ہے اور اس کی وجہ صاف نظر آرہی ہے کہ امریکہ اس خطے میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان لکھن چاہتا ہے۔ اس کے لیے وہ مختلف اقدامات ہماری حکومت سے کروار بہاے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ہمارے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔

سوال: پاکستان اور افغانستان کے درمیان جو غلط فہمیاں ایک عرصے سے چل رہی ہیں ان کو جتنا جلدی ہو سکے دور ہونا چاہیے۔ اس میں علمائے پاکستان کی ایجاد اور اکثر ہمیں کے حوالے کر چکا تھا، وہ سمجھ چکا تھا کہ اب سوویت یونین کے حوالے کر چکا تھا، وہ سمجھ چکا تھا کہ اب میں بھی پاکستان نے مدد کیا تھا کہ اس کو جلدی صرف پاکستان کی مدد سے سوویت یونین کو نہیں روکا جاسکتا تھا، اس میں اصل کروار افغانیوں کا تھا جنہوں نے یہ جنگ لڑی۔ یہ کام پر ہبہت آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امریکہ افغانستان کو ہمیں رکھ دیا تھا، وہ سمجھ چکا تھا کہ اب

سوویت یونین کے حوالے کر چکا تھا، وہ سمجھ چکا تھا کہ اب رہنمائی موجود ہے:

﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَاضْلِحُوا بَيْنَهُنَّ أَخْوَىٰ كُلُّكُمُ﴾ (الحجرات: 10) "یقیناً تمام اہل ایمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اپس اپنے دو بھائیوں کے درمیان صلح کروای کرو۔"

اوہ موسیٰ کی ایک اور شان یہ بھی بتائی گئی ہے:

﴿أَشَدَّاً عَلَى الْكُفَّارِ رُحْمَةً بَيْنَهُمْ﴾ (آل عمرہ: 29) "کافروں پر بہت بھاری اور آپس میں بہت رحم دل ہیں" دونوں طرف مسلمان ہیں۔ TTP کے زیادہ تر لوگ بھی کلمہ گو ہیں اگرچہ وہ غلط راستے پر لگ گئے ہیں۔ اب علمائے کرام کا رول یہ ہوتا چاہیے کہ وہ دفعہ کا تباول کریں اور آپس کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں۔ یہ افغان طالبان کا بہت بڑا احسان ہے۔ یہ قطبی طور پر فہمی کہا جاسکتا کہ صرف ہم نے ان پر احسان کیا اور نہ وہ کہہ سکتے ہیں کہ صرف انہوں نے ہم پر احسان کیا۔ دونوں کا ایک دوسرے پر احسان ہے اور ہوتا بھی چاہیے کیونکہ دونوں ہمارے میں اور مسلمان ہیں۔ صاف بات یہ ہے کہ دونوں کے درمیان امریکہ مسئلہ پیدا کر رہا ہے۔

سوال: ہماری نگران حکومت نے تاریخی وطن کو موجودہ ہمیجی کا جو خالی فصلہ کیا ہے، کیا پر ہبہت گردی کی موجودہ ہمیجی فیصلے کا تجھے ہے، آپ کیا کہتے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: اس میں بھی نہیں کہ کسی دوسرے ملک میں غیر قانونی طور پر بنے کا حق کسی کو نہیں لیکن اگر ہم کمزوریاں میں نہیں دور کرنے کی کوشش کریں تاکہ سے ہی یہ معاملہ طے کرنا ہے۔ جگہ نہ پاکستان کے مفاد میں ہے اور نہ افغانستان کے۔ دونوں کی اپنی اپنی سیکیوریٹی پس منظر دیکھیں تو ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کو اس

چیزیں کہتا کہ اس کے بعد انہوں نے TTP کو جلوں کی اجازت دی لیکن مذاکرات میں جو وہ شائی کا کروار ادا کر رہے تھے یقیناً وہ متاثر ہوا جس کی وجہ سے TTP کو چھوٹ مل گئی۔ پاکستان کو بھی سمجھنا چاہیے دنیا اس وقت پاروں کے ذہیر پر کھڑی ہے، ایسے میں اپنے لیے نہ محاوذ نہیں کھوئے جائیں۔ کیا پاکستان یہ بھول پکا ہے کہ افغانستان پر پاروں کا قبرستان ہے؟ یہیں حقیقت کو سچ کیے بغیر افغان طالبان اور TTP میں فرق کرنا چاہیے۔

سوال: دو سال میں اگر طالبان اپنی سر زمین سے پاکستان میں ہوتے والی دہشت گردی کو نہیں روک دے سکتے تو ہم کیے ان کو یہ سنبھلیں دیے رکھیں کہ وہ پاکستان حادی میں جنکہ پاکستان کے دشمن اور ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: بلاشبہ ہم نے ان پر یہ احسان کیا کہ ان کے مہاجرین کو اپنے پاس جاگہ دی، انہیں پالا پوسا، سب کچھ دیا، لیکن کیا ہم ان کا یہ احسان بھول گئے کہ وہ اگر نہ ہوتے تو سوویت یونین پاکستان کو روندا ہلتا۔ وہ افغانی تھے جنہوں نے اپنی جانیں دے کر پاکستان کا تھنخ نہ کیا۔ آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ امریکہ افغانستان کو ہمیں رکھ دیا تھا، وہ سمجھ چکا تھا کہ اب سوویت یونین کے حوالے کر چکا تھا، وہ سمجھ چکا تھا کہ اب میں بھی پاکستان نے مدد کیا تھا کہ اس روکے سوویت یونین کو روکنا مشکل ہے۔ ٹھیک ہے اس روکے میں بھی پاکستان نے مدد کیا تھا کہ اس روکے سوویت یونین کو نہیں روکا جاسکتا تھا، اس میں اصل کروار افغانیوں کا تھا جنہوں نے یہ جنگ لڑی۔ یہ کام پر ہبہت آپ کی تھے کہ اس کو جنگ لڑی کی تعداد بہت کم ہے۔ یہ کام کوئی روکنے کے لیے جنگ لڑی کی تعداد بہت کم ہے۔ یہ افغان طالبان کا بہت بڑا احسان ہے۔ یہ قطبی طور پر فہمی کہا جاسکتا کہ صرف ہم نے ان پر احسان کیا اور نہ وہ کہہ سکتے ہیں کہ صرف انہوں نے ہم پر احسان کیا۔ دونوں کا ایک دوسرے پر احسان ہے اور ہوتا بھی چاہیے کیونکہ دونوں ہمارے میں اور مسلمان ہیں۔ صاف بات یہ ہے کہ دونوں کے درمیان امریکہ مسئلہ پیدا کر رہا ہے۔

سوال: ہماری نگران حکومت نے تاریخی وطن کو موجودہ ہمیجی کا جو خالی فصلہ کیا ہے، کیا پر ہبہت گردی کی موجودہ ہمیجی فیصلے کا تجھے ہے، آپ کیا کہتے ہیں؟

ایوب بیگ مرزا: اس میں بھی نہیں کہ کسی دوسرے ملک میں غیر قانونی طور پر بنے کا حق کسی کو نہیں لیکن اگر ہم تاریخی پس منظر دیکھیں تو ہمیں اپنے مسلمان بھائیوں کو اس

درندہ پے دنال و چنگ!

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

بھی) کوئی جگہ محفوظ نہیں۔ اس واقعے سے ثابت ہے کہ انہیں یہ اختیار ضرور حاصل ہے کہ گھر رہ کر بمباری سے مریں یا باہر نکل کر گولیاں لھا کر، خاندان کے کچھ افراد کی قربانی دے کر نقل مکانی کریں۔ صحافی نے یہ فلمیا تاکہ دنیا حقیقت خود کیجے۔ اسرائیل، طاقت کے مل بوتے پر میڈیا پر جھوٹ اگل رہے ہیں! چار جانب پوری بے جیانی ڈھنائی سے نہ صرف اسرائیل کی فوج کی درندگی جاری ہے بلکہ

مغربی لیدر، امریکی حکومت وہ کہاں کی پشت پناہ ہے۔ انسانی حقوق کے بے شمار اداؤں، جنہوں کو نظر نہیں کی گئی عالمی عدالت برائے انصاف، لاکھوں صفات پر مشتمل مقالوں کے ہوتے ہوئے یہ خونخواری کیوں کر جاری ہے؟

اصلًا مغربی تمدن کی سرنشیت میں یونانی فلسفہ حیات پیوست ہے جو روی یادداشتوں کے باہم قانون اور طرزِ حکمرانی تھا۔ ان کے باہم مخالفین اور باپیغمبر انسانوں کو خوفناک طریقوں سے ایذا ارسانی اور تشدد دینا، قتل و غارت گردی ہی کا چلن تھا۔ اس طبقاً قول تھا: یونانیوں کے لیے غیر ملکیوں کے ساتھ وہی برداشت واجب ہے جو وہ حیوانات کے ساتھ کرتے ہیں۔ یعنی یا ہونے برما فلسطینیوں کو انسانی چانور ایسی فلسفے کے تحت قرار دیا تھا۔ (مسلمان کو تو جانور ذبح کرنے میں بھی رحم کی تعلیم، وہی گئی ہے!) (اس فلسفے کے تحت ہی سکندر اعظم نے ایک جگہ 20 ہزار پکڑ کر قتل کروادیے اور 30 ہزار غلام بنا کر فروخت کر دیے۔) وہشت گردی کی جگہ جو امریکی اتحادیوں نے مل کر افغانستان، عراق میں لزی، اس دورانِ ابوغیریب، باگرام، گواہتانا موکی بے شمار سفا کا نہ تفاصیل آج بھی شائع شدہ موجود ہیں۔

مشق میں سیدنا علیؑ کی داہی/نزوں اور غوطہ (شام) میں احادیث میں مذکور سیدنا مہدیؑ کے ہیڈ کوارٹر کی پیشیں گوئی کی بنا پر بشار الاسد کو مامور کر کے 2011ء سے آج تک غزہ کے سارے مناظر و باہ بنائے گئے۔ پورے ملک میں 7 فیصد اقلیت (نصری) کا نامنہدہ بشار، عظیم اکثریت پر یقین یا ہو جیسا حکمران تباہت ہوا۔ ایک کروز 20 لاکھ شامیوں کو بے خلیٰ اخلاء کا سامنا کرتا پڑا جان بچانے کو۔ سارے 30 لاکھ شہری 2021ء تک اندھا و ہندہ غرہ نویعت کے ٹلوں، بمباریوں، (منموہ) کا ہجم دیتی ہے۔ غزہ کا صحافی اپنے خاندان اور سماں پر کے ہمراہ نکلتے ہوئے منظر فلماتا ہے (جویں این اپ دیکھا جاسکتا ہے)۔ باہر تھوڑی کی توقع تھی وہ دے کے مطابق گھر ساتھ ہی سر پر ڈرون اور گولیوں کی تریڑا اپت شروع ہو جاتی ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہماسے کا جو ان میں احمد گولیوں کا شاندہ ہن کرخون میں لخترا جاتا ہے۔ باپ 2022ء تک۔ شامی مسلمان پورے ھٹلے میں جری ہے بے خلیٰ کا نشانہ بنئے، یوں کے مہاجرین کے ادارے

تھل عام معاشی سطح پر افراد اور اقوام کو سودی قرضوں کی لعنت سے اخناہا پڑتا ہے، وہی سفارکیت سودخور یہود کے روئیں روئیں میں اتر گئی۔ مسئلہ ان کے 5 وزراء عظم، فلسطینیوں کے تھل عام اور جریدہ قبر کے ساتھ ان کی الاماک

و جانیداد پر ناجائز قضیے کے اڑی مجرم رہے۔ عالمی مغربی طاقتوں کی 75 سالہ پشت پناہی نے اسے بھاری جرائم پر ہرید شیر کر دیا۔ اسرائیل کا ہر بیان اقدام اس کے گھناؤت کر دار کا تعین مزید برحدار ہے۔

شمای غزہ میں الشفاء ہسپتال پر درندگی کی انتہا کر دی۔ تمام انسانی، علمی ضروریات سے محروم کر کے بمباریوں کا نشانہ بنا کر (جنگی جرم) ٹینکوں ملدوڑوں سے محاصرہ کیا۔ 15 نومبر کو 200 افراد اخاکر لے گئے جہاں کا ہیڈ کوارٹر ہونے کا خود ساختہ بلاشبہ الزام لگا کر 650 مریضوں، 36 شیرخوار، 700 میڈیکل اسٹاف پر باعینہن کی اجازت سے اسرائیلی فوج نے دھاوا بول دیا تھا۔ ہسپتال میں اجتامی قبریں کھود کر 120 شہداء کو دفن کر دیا گیا۔ اسرائیلی فوج نے 18 نومبر کو بلدوڑو سے قبریں کھوڑا لیں اور 100 لاشیں بیکال کر لے گئے، غزہ حکومت، میڈیا یا آفس ایکارنے بیجا جس سے لوچھیں اور اہل غمہ میں شدید رنج و غم اور تشویش بھیل گئی۔ پیلس بھی اسی خر آجھی کے شہداء کے احصاء خارکی اسرائیلی (عیاذہ بالله) لاشوں سے جلد اتنا کر طبی متاصد و تحریمات کرنے کے لیے اخالے گئے۔

اسراٹیلی فوج شمای غزہ میں آدمی گھنے میں اخالے کا حکم دیتی ہے۔ غزہ کا صحافی اپنے خاندان اور سماں پر کے ہمراہ نکلتے ہوئے منظر فلماتا ہے (جویں این اپ دیکھا جاسکتا ہے)۔ باہر تھوڑی کی توقع تھی وہ دے کے مطابق گھر ساتھ ہی سر پر ڈرون اور گولیوں کی تریڑا اپت شروع ہو جاتی ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے ہماسے کا جو ان میں احمد گولیوں کا شاندہ ہن کرخون میں لخترا جاتا ہے۔ باپ پاکستان کی طرح حرام کھا کھلا رہا ہے۔ خود عالمی سودی قرضوں کے بھنوں میں پھنسا قوم سمیت پکڑا یا پڑا ہے۔ جو

از رہا جاں تیرہ دل چون خشت و سنگ

آدمی درندہ بے دنال و چنگ

سودخوری سے روئ انسانی میں گھپ اندھیرا چھا جاتا ہے اور دل ایسٹ پتھر سا جن جاتا ہے۔ (قرآن سیدو کو پتھر سے بھی زیادہ سخت دل کہتا ہے!) آدمی جیب چھاڑ کرنے والے دنلوں اور پہنچوں کے بغیر درندہ ہن جاتا ہے!

ایں بونک ایں فکر چالاک یہود

تو رو حق از سینہ آدم ربود
سودخوری پر عمار، مکار یہودی نے ٹینکوں کے جال
پچھا دیے۔ سو دنے انسان کے سینے سے نور حق سلب کر لیا۔

”سودا یک کا لاکھوں کے لیے مرگ مفاجات“
یاد رہے کہ سودہ بہر ٹینکر کی لائی شریعت میں حرام رہا۔ پر مسنت میسائیت نے پوپ سے سود حال ہونے کا فتوی حاصل کیا۔ مسلمان البتہ احکام سے من موزے ایواحمد فریدی ہے۔ میں نے کہا تھامست نکلو! مگر اہل غرہ کے لیے (خود یو این ادارہ برائے مہاجرین کے مطابق

حقیقت فتنہ دجال

۷ محمد فتنہ چودھری



چیزیں جو ختنہ دجال (۵)

کا Logo قدیم مصری Ankh اور Djed کا مجموعہ ہے اور یہ محض اتفاق نہیں کہ وی گارڈین کی اس عمارت کا عرق عین وی مذہبی فلسفہ ہے جو قدیم مصر (فرعونوں) کے مذہبی تصورات کی بنیادوں میں ملتا ہے۔ جدید دور میں انہی مشرکان اور کفر پرمنی تصورات اور عقائد کو جای دین کی شکل میں پھیلانے کے لیے باہل یادگارِ اسلامی کتابوں کے حوالہ جات کو محض "یپ" کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے حالانکہ دجال دین کی بنیاد پر بھی آسمانی کتاب پر ہرگز نہیں، جیسا کہ میسٹری خود تسلیم کرتی ہے۔ البتہ افتنہ دجال اکثر خوبصورت مذہبی لبادوں میں چھپا ہوا مہبلکِ فرب ہے۔ یہاں بھی آپ دیکھنے کیں وہی شکل سامنے آ رہی ہے۔ اس بات کو مجھے کے لیے ہم نے ترجیم کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ گویا " Realm of Supernatural" کے تصور کو ہم چار زکات میں سمجھ سکتے ہیں۔ پہلے اور چوتھے تکڑے کو ملا کر دیکھئے تو یہ بالکل ایک خوبصورت اور بے سبب مذہبی لبادہ ہے جو لوگوں کو اپنی طرف بھارتا ہے:

"لفظ" پر نچول، کامطلب ہے فطرت سے ماوراء اور اس سے بالاتر۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے "خدا" آپریت کرتا ہے (۱)۔ اس نے یو جہا سے کہا، یہاں اور آپ اور میں تمہیں دکھاؤں گا کہ اب کے بعد کیا ہو ہے (مکافٹ ۱:۴)۔ یہ پر نچول کے دائرے کی بحوث تھی (۴)۔

یہاں پہلے تکڑے میں اس عمارت کا انتساب کی تعریف ہے جو اپنی جگہ بالکل (ما فوق الفطرت کا دارہ) کی تعریف ہے جو اپنی جگہ بالکل درست اور صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ کی تقدیرت کا دارہ، "الفطرت" کے قوانین اور سائنسی تفہیم سے بالاتر ہے۔ وہ کائنات کی ہر چیز کو اپنے غیرے میں لیے ہوئے ہے اور اللہ تعالیٰ کائنات کا نظام چال رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ چوتھے تکڑے میں ما فوق الفطرت کے دارہ کے لیے باہل سے یو جہا کی مثال وی گئی ہے کہ اُنہیں خدا نے اُسمان پر بلایا۔ ہمارے نزدیک باہل تحریف شدہ ہے اس لیے ہم اس واقعہ کی بجائے حضرت میتی یا میت کی مثال پیش کریں گے کہ انہیں آسمانوں پر زندہ اٹھا لیا گیا۔ یہ Realms of Supernatural

Realm of Supernatural

حقیقت اور دجالیت

دن دجال کی حقیقت کو سمجھنے کے لیے ہمیں Realm of Supernatural کے تصور کے بارے میں جانا ہو گا کہ اس کی اصل حقیقت کیا ہے اور لشکر دجال کی طرف سے اس کو جو رنگ دیا جا رہا ہے اس میں کتنی صداقت ہے۔ The Gaurdian کی یہ عمارت ان دونوں پہلوؤں کو منحصر ترین گر جامع انداز میں واضح کرنے کے لیے بہت موزوں ہے:

"The word "supernatural" means beyond and above the natural. This is where God operates. It is the realm, where heaven and the earth intermingle; the realm of interaction between God and man. God wants His children to live and operate from this realm. He said to John, Come up hither and I will show you what must take place after now." (Rev.4:1) This was an invitation to the realm of the supernatural."

ترجمہ: "لفظ" پر نچول" کا مطلب ہے فطرت سے ماوراء اور اس سے بالاتر۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں سے "خدا" آپریت کرتا ہے (۱)۔ یہ وہ اڑاہے ہے جہاں "آسمان اور زمین" آپس میں تخلیط کرتے ہیں: خدا اور انسان کے درمیان "interaction" کا دارہ (۲)۔ خدا چاہتا ہے کہ اس کے "بچے" اس Realm (دارہ) کے ذریعے زندہ رہیں اور آپریت کریں (۳)۔ اس نے یو جہا سے کہا، یہاں اور آپ اور میں تمہیں دکھاؤں گا کہ اب کے بعد کیا ہو ہے (مکافٹ ۱:۴)۔ یہ پر نچول کے دائرے کی بحوث تھی (۴)۔"

دی گارڈین کی اس عمارت کا انتساب ہم نے اس لیے کیا ہے کیونکہ اس میں دجالیت اور دجالی دین کے بنیادی تصورات کی جس منحصر ترین اور جامع انداز میں عکس کی گئی ہے اس کی مثال کہیں اور نہیں ملتی۔ دی گارڈین سے لگا رہے ہیں۔

کے مطابق۔ شام میں سرکاری فونوگر افریکارڈ لے کر باہر بھاگ گیا۔ وہاں سے اس نے فاقوں سے مارے گئے شامی قیدیوں کے ڈھانچوں کے ڈیجروں اور لاچا قیدیوں کی شاخت کے لیے ان کی اصل تصادی رشائی کروادیں جو اتنی ہے ازدھے ختنہ جس حقیقت آج کے قلم اپنے امر کا بعد ازاں یہ جنگ روں، ایران اور حزب اللہ کی مد سے بشار الاسد کا باریخ بے لارگ استعمال کا ہے۔ اس میں بہت احمد اس طرح نہ پاکی جواب غزوہ پر قیامت کی شدت پر سب ترپ اٹھے ہیں۔ اس میں بہت احمد اس طرح نہ پوچھنی تو جو جانشی نہیں کا کردار اور میدیا کا باریخ بے لارگ استعمال کا ہے۔

9 نومبر کو دنیا بھر میں مشت ڈاؤن برائے فلسطین دن منایا گیا۔ دنیا بھر کی تحریک تخلیقیوں نے اس کا اشتہار دیا اور اہتمام کیا۔ انہم انسانی تاریخ کے یوں گزر جانے کا خاموشی سے انتظار نہیں کر سکتے۔ اپنی شاخت سے بالاتر بوکر ہمیں فلسطینی مردوں سے احتی پکا کا جواب دینا ہے۔ ان کے قتل عام کے خلاف اقدام کرو۔ فلسطینی شاعر نے کہا تھا: "خوف ہمیں بچانیں سکے گا اور خاموشی ہم پر سے (قتل عام کی) ذمہ داری ختم نہ کر سکے گی اڑی یہ یونی، جوان، طالب علم، مہینہ یا بھی کارکن، سوسائٹی کا رہر فرو باؤ بڑھانے تھیں اپنا حصہ ڈالے۔ مارچ، واک، ہڑنے، ہڑتاں، وگیر اقدامات، سیاسی دفاقت، برنس، اوارے جو اسرائیل کے قتل عام میں تباہیں ہوئے میں سرمایکاری کے ذریعے شراکت کرتے ہیں، ان سب مقامات تک پہنچو۔ دباؤ ڈالوں جتنا بولوں اگنی اور جدہ باتی یہ اشتہار تحریک ایک اخنانے والوں نے دیا ہے، وہ ہم مسلمانوں کو آپنہ دکھارا ہے۔"

راقم نے افغانستان، عراق، شام کی بھگوں میں مغربی اقوام کے کردار پر سیکڑوں صفحے ساہی کیے۔ افلاک سے آتا ہے تاوں کا جواب آخر! اب فلسطینی شہداء کے خون کی خوشبو (کتنی ہی دبیوں گواہ ہیں) سے معطر ہواں کے جھوٹے اور اس عظیم قوم کے بے مثل عزم نے دنیا میں ہر پاضمیر انسان کو آٹھ کھڑا کیا۔ (دنیا بھر میں اتنی بے شمار ریلیاں منعقدہ ہو گیں کہ صفات قماصیل سے بھر جائیں۔) سبحان اللہ! دو کھبے تو لمبی یونیورسٹی میں ناچی (14 نومبر) تحریکی مسلم طالبات کا! سبحان مغربیوں کی روشن ضمیری کو بقول کر کے ان کے وعدہ اسست کے نور کو عمل کر دے۔ ایسے ہر فرد کے لیے رب کے در پر ایمان کے لیے، جنم کی آگ سے اپنی اور ان کی نجات کے لیے دعا اور یہتی ہوں جو ان ظالموں کے خلاف اپنی قومیں صلاحیتیں پوری سچائی سے لگا رہے ہیں۔

اپنے طرح تمام انبیاء کرام ﷺ کو جو محاجرات عطا ہوئے وہ مافق الفطرت کے دائرے کے مظاہر ہیں۔ یہاں تک تو بات صحیح ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں ہے لیکن چونکہ اشکر جادو کے لیے بھی پر نجیل کی اصطلاح استعمال کر رہا ہے (جیسا کہ ہم یقین پڑھ آئے ہیں) اس لیے سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ جادو کے Realm کو بھی خود آپ ریٹ کر رہا ہے؟ اگرچہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر پڑھ بھی نہیں بلکہ یہ دنیا اللہ تعالیٰ نے انسانوں اور جنوں کی آزمائش کے لیے بنائی ہے اس لیے یہاں جوں اور انسانوں کو کچھ اختیار بھی دیا ہے۔ فرمایا:

إِنَّا هَدَيْنَا نَحْنُ سَبِيلَ إِنَّا شَاكِرُوا وَإِنَّا كُفُورًا (۲۹) (الدحر) ”ہم نے اس کو راهِ بحاجاتی اپنے چاہے نام لیا۔“

آزمائش صحیح ممکن ہے جب راستہ دکھا کر پھر تھوڑا اختیار دیا جائے کہ بندا اب کیا کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ نے جنات اور انسانوں کو دین فطرت (اچھائی اور برائی کی تمیز) دے کر پھر کچھ اختیار بھی دے دیا۔ لیکن جنوں اور انسانوں میں سے بعض اس اختیار کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور برائی اور فطرت کا سبب بنتے ہیں۔ اللہ چاہتا تو ہابیل کو قاتل بھی قتل نہ کر پاہاتا لیکن چونکہ جنت اور جنم کا فیصلہ اعمال پر ہونا ہے اس لیے اختیار دیا گیا اور اس اختیار کا غلط استعمال کر کے قاتل نے اپنے لیے جنم کا دروازہ خود کھول دیا۔ لہذا ای اختیار آزمائش کے لیے ہے، اسی لیے دنیا میں گہرگار بھی ہیں اور اللہ کے نیک بننے بھی ہیں، اچھائی بھی ہے اور برائی بھی ہے۔ اسی طرح جادو بھی کفر اور شرک پر منی اتنی بڑی برائی ہے کہ بنی اسرائیل میں ساری جادوگزی اسی طبقاً یا تھا تو اللہ تعالیٰ کو یہ اس قدر تناگوار گرا کر جو بنی اسرائیل اس مقتول میں جاتا ہوئے تھے ان سب کو قتل کرنے کا حکم دیا تاکہ اس وقت کی مسلمان امت اس عظیم گناہ کی نحوت سے پاک ہو جائے اور آنکہ اس فتنے عظیم میں بدلنا ہونے سے باز رہے۔ اگر جادو اس قدر بڑا فتنہ، مغلیم حرم اور برائی ہے تو اللہ تعالیٰ اس میں کیوں ملوٹ ہوگا؟ وہ توہر عجب سے پاک ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبروں کے لیے بھی یہ پسند نہیں کرتا کہ ان پر کوئی جادو گر ہونے کا الزام لگائے۔ فرمایا:

”اُر سلیمان نے کچھ کفر نہیں کیا بلکہ یہ شیطان تھے جو کفر کرتے تھے دلوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔“ (ابر، 102)

”مومی نے کہا کہ کیا تم لوگ حق کے بارے میں یہ کہہ رہے ہو جوکہ وہ تمہارے پاس آپنچا ہے۔ کیا یہ جادو ہے؟ اور جادو گر تو کچھ فلاں نہیں پایا کرتے۔“ (بیس، 77)

”اور جادو گر کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتا، چاہے کہیں سے بھی آئے۔“ (ذار، 69)

لبادے کے اندر کیا چھپا ہوا ہے؟ درمیان کے دونوں کات ملاحظہ فرمائیے:

یہ وہ دائرہ ہے جہاں ”آسمان اور زمین“ آپ ہیں میں تنخیط کرتے ہیں: خدا اور انسان کے درمیان ”interaction“ کا دائرہ (2)۔ خدا اپنا بتا ہے کہ اس کے ”پیچے“ اس (Realm) (دائے) کے ذریعے زندہ رہیں اور (دنیا کو) آپریت کریں (3)۔ دجالیت کے خوبصورت مہمیں لبادے کے اندر چھپا ہوا کوئی بھی ہے جو کہ فتنہ جادو کی حقیقی اساس ہے۔ یہ بھت کا انجی دو نکات کے اندر فتنہ جادو کی وہ تمام کی تمام تکمیلی بیانوں پوشیدہ ہیں جن پر دجال و دین (نظام) کی پوری عمارت کھڑی ہے۔ اللہ کے چچے دین کے سوا کہ جس کی بیانوں اللہ کی طرف سے پیغمبروں پر نازل کردہ وہی پر منی ہیں باقی تمام کے تمام ادیان اور مذاہب جن کی بیانوں انسانی فلسفہ پر میں ان کا مامنہ انہیں دو نکات کے اندر چھپا ہوا ہے۔ یہ تصور دراصل جا کر مصر کی قدیم مشرکات اور بت پرستی تہذیب سے جڑتا ہے۔ خود مصر میں یہ تصور کیاں سے آیا تھا یہ نہایت ہی دلچسپ تاریخی حقائق ہیں جن پر سے آگے جل کر ہم پر وہ انہاں گیں گے۔ بیان مختصر انداز میں ان دو نکات کے اندر چھپے ہوئے باطل فالسفوں کو ہم قارئین کو اس فریب اور مکروہ فریب پر منی وارہو اور یہ بھت ثابت ہوتا ہے کہ یہ رب کائنات کا کفر کر کے کسی اور کو معبدوں بنائے ہوئے ہیں مگر دنیا کو ہو کر دینے کے لیے اپنے جھوٹے معبودوں کو خدا کہتے ہیں۔ چنانچہ The Guardian کی مذکورہ عبارت کا اختیاب ہم نے اسی لیے کیا تاکہ قارئین کو اس فریب اور مکروہ فریب کی حقیقت کو بخشنہ میں آسانی ہو۔ اس عبارت کے پہلے اور آخری کندہ میں اس حقیقی قارئین کے سامنے عیاں کرنے کی کوشش کریں گے کہ جن کی بیانوں پر ایسیں نہیں انسانوں کی اکثریت کو گمراہ کیا اور آخری دوڑ میں انہیں وحی خالی باطل فالسفوں کی بیانوں اور فریب لیکن دنیا گاریزین کی اس عبارت میں اس دلکش اور فریب ایک تفتیحیم برپا ہے۔ (جاری ہے)

امیریزم اسلامی کی چیزیہ چیدہ مصروفیات

(2) 14 نومبر 2023ء

جمعہ (02-نومبر) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں شرکت کی۔ بعد نماز ظہر شعبہ نماہست سے میٹنگ کی۔ جمعہ (03-نومبر) کی صبح ”امیر سے ملاقات“ کے پروگرام کی ریکارڈنگ کروائی۔ قرآن اکیڈمی، لاہور میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد ازاں فیصل آباد جانا ہوا وہاں پر ناظم اعلیٰ کے ہمراہ ملک احسان الہی صاحب کے گھر جا کر ان کی اہمی (مرحوم) کی تعریت کی۔ شام کو قرآن اکیڈمی فیصل آباد میں اجمن کے سالانہ اجتماع میں شرکت کی اور آخر میں عوامی اجتماع سے خطاب کیا۔ رات لاہور مرکزی اسکی ہوئی۔

ہفتہ (04-نومبر) کی صبح 09:00 بجے خصوصی مشاورتی اسرہ میں شرکت کی۔ شام کو کراچی واپسی ہوئی۔

اتوار (05-نومبر) کو اجمن سندھ کے سالانہ اجلاس کی صدارت کی اور خطاب فرمایا۔

بڑھ (08-نومبر) کو اخصوصی مشاورتی اجلاس میں آئیں شرکت کی۔

جمعہ (10-نومبر) کو قرآن اکیڈمی واپسی کراچی میں اجتماع جمعہ سے خطاب کیا۔ بعد ازاں کچھ ذاتی مصروفیات رہیں۔

بیہق (14-نومبر) کو پشاور جانا ہوا۔ وہاں پر بیشکل انسٹیوٹ آف میڈیکٹ میں سول افسران سے خطاب کیا۔ آخر میں سوال و جواب بھی ہوئے۔ پھر کراچی واپسی ہوئی۔ قائم مقام نائب امیر سے مسلسل آن لائن رانی ایڈریٹر ہا۔

مرکزی اجتماع کامپرلپور میں منعقدہ

تینیمِ اسلامی کے سالانہ اجتماع 2023ء کی تقدیر و داد

سچ و طاعت کی عملی مشق اور ایش رو قربانی کے موقع میں گے۔ بھیں کچھ آداب کا خیال رکھنا ہے کہ اذان کا جواب دینا ہے، نماز میں تکمیر اولیٰ کے ساتھ حاضری، مسنون اذکار و دعاؤں کا اہتمام، تلاوت کا معمول، تجدید حلام کو عام کرنا، سونے، لکھنے پینے اور جلس کے مسنون آداب پر عمل کرنا ہے، جلس کے اختتام پر دعا کے بعد احتساب ہے۔ اجتماع کے شیدول والا کتاب پینے کا مطالعہ کریں۔ اس میں روزمرہ کے معمولات کے لیے دعا بھی اور اذکار موجود ہیں۔

بدایات..... محمد ناصر بھٹی

ناظم سالانہ اجتماع ناظم اعلیٰ وطنی پاکستان محمد ناصر بھٹی نے رفقاء کو بدایات دیتے ہوئے کہا کہ آپ سب کو بدایات والا کتابچہ پل چکا ہو گا، اس کا مطالعہ ضرور کیجیے گا۔ اجتماع کے دوران اپنے تمام معاملات کے لیے احکام باری تعالیٰ اور سنت رسول ﷺ کو پیش نظر کھیں۔ ایک دوسرے کے ساتھ حلام کو عام کریں۔ دوران پرograms اپنا موبائل فون بند رکھیں۔ اجتماع کے تمام پروگراموں میں پوری توجہ کے ساتھ شریک ہوں۔

تمکب بالقرآن..... پروفیسر فضل باسط

حلاق خیر پکننگوں کے ناظم تربیت پروفیسر فضل باسط نے اپنے خطاب میں کہا کہ تمکب کا مطلب ہے کہ کسی چیز سے جڑتا، اور ہماری تینیم کی امتحان ہی اسی اصول پر ہے کہ قرآن کے ساتھ جڑا جائے۔ انہوں نے قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں قرآن کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہ قرآن سب سے بڑھ کر بدایت کی کتاب ہے اس کو اپنائے تو مومن کو عوام اور ترک کرنے کی پاداش میں ذلیل و خوار کیا جائے گا۔ قرآن کا علم چوتھی کا علم ہے۔ یہ اللہ کی رسی ہے، یہ دلوں کے امراض کا ترکیب کرتا ہے۔ قرآن فتوؤں سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ نہیں قرآن کے حقوق کو کوئی بھرپور کوشش کرنا ہوگا۔ قرآن کتاب انتقام ہے اگر یہ ہمارے ہاطن میں انتقام نہیں برپا کرتی تو پھر ظاہر میں ہمارے اندر تبدیل نہیں آئے گی۔ ہماری تینیم کی دعوت کی جزا بنیاد قرآن تھیں ہے، اس کو آگے پھیلانا ہماری دموداری ہے۔ قرآن عمل و قحط کا حکم دیتا ہے۔

مطالعہ حدیث..... مجاهد امین

نماز مغرب کے بعد "اختوت رسول ﷺ" کے موضوع پر معاون مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت مجاهد امین نے حدیث کا مطالعہ کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ غلبہ دین کی جدوجہد محبت رسول ﷺ کا تقاضا ہے۔ اس جدوجہد میں جان و مال کھپاتا ہے۔ آج دین مغلوب ہے تو ہمارے لیے موقع ہے کہ اس جدوجہد میں حصہ لے کر نصرت رسول ﷺ کے اور اطاعت رسول ﷺ کے مرتب پر فائز ہو جائیں۔ بھیں موجودہ فتوؤں کے دور میں بھی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت پر کار بند ہو ہو گا۔

رسول کامل سلسلیتیہ..... اعیاز طیف

تابع امیر تینیم اسلامی اعیاز طیف نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم

تینیم اسلامی کا سالانہ اجتماع 17 نومبر 2023ء کو مرکزی اجتماع گاہ بہاولپور میں منعقد ہوا جس میں پاکستان بھر سے رفقاء نے شرکت کی۔ پہلے سال سیالاب کی وجہ سے مرکزی سالانہ اجتماع منعقد نہیں ہوا کہا اور پانچ روپیں اجتماعات میک وقت ملک کے مختلف شہروں میں منعقد کیے گئے تھے۔ جمعرات کی رات سے رفقاء و احباب کے تقابل آنا شروع ہو گئے تھے اور جمع کے دن سے ہی اجتماع کا پنڈال فل ہو چکا تھا اور دوسرے دن تو پنڈال کے باہر بھی انتظامات کرنے پڑے۔ اجتماع کے انتظامات کی ذمہ داری جنوبی پنجاب کے رفقاء نے بہت عمدہ طریقے سے ادا کی۔ اجتماع کا پنڈال قرآنی آیات، احادیث، مبارکہ اور علامات اقبال کے اشعار پر بتی ہو رہے ہیں میں کیا گیا تھا۔ سچ کے دونوں طرف بڑی SMD سکر بیز نصب تھیں جن کی مدد سے مقررین کو دوسرے دیکھا جاسکتا تھا۔ تینیم کے مختلف حلقات جات کے لیے علیحدہ علیحدہ رہائش گاہیں بنائی گئی تھیں۔ مکتبہ ہائے انجمنان خدام القرآن اور تینیم اسلامی کے اسالاز اجتماع گاہ کے اندر بنائے گئے تھے جبکہ باقی اسالاز کا انتظام اجتماع گاہ سے باہر کیا گیا تھا۔ دوران پرogram تمام اسالاز بند ہوتے تھے۔ مقررین نے بہت عمدہ طریقے سے خطابات کر کے اپنے اپنے موضوعات کا حق ادا کیا۔ پنڈال میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔ مرکزی ناظم تعلیم و تربیت خور شیر احمد نے اسرائیل اور جمہوریہ کی تاریخ کے موضوع پر خطاب جمعہ رشد فرمایا اور جمعہ کی نماز پڑھائی۔ اس دفعہ سالانہ اجتماع کو چار سیشنز میں تینیم کیا گیا تھا اور ہر سیشن کا سچ سیکریٹی علیحدہ علیحدہ، تھا۔ پہلا سیشن (جمعہ عصرتاعشاء) کے سچ سیکریٹی سابق ناظم اعلیٰ اور سینئر فلٹ مختار مجدد الرزاق تھے۔ دوسرے سیشن (ہفتہ، فجر تا ظہر) کے حلاق اسلام آباد کے ناظم تربیت عاصم نوید تھے۔ تیسرا سیشن (ہفتہ، عصرتاعشاء) کے صدر مرکزی اسجن خدام القرآن جنگ عبد اللہ اسماعیل (فرزند مختار مسین فاروقی) تھے جبکہ چوتھے سیشن (اتوار، فجر تا ظہر) کے حلاق کراچی جنوبی کے ناظم تربیت عاصم خان تھے۔

جمع 17 نومبر 2023ء

افتتاحی کلمات..... شجاع الدین شيخ (امیر تینیم اسلامی)

اجتماع کا باقاعدہ آغاز نماز عصر کے بعد ہوا۔ امیر تینیم اسلامی محترم شجاع الدین شيخ صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب سے سالانہ اجتماع کا آغاز کرتے ہوئے کہا کہ سب سے پہلے ہمیں اللہ کا شکر ادا کرتا ہے کہ یہ اس کی نعمت ہے اور اس کی توفیق سے ہم آج یہاں اکٹھے ہیں۔ پھر تمام ذمہ داران، منتظمین، رفقاء، بہاولپور انتظامیہ اور یاریاتی ادارے وغیرہ جنہوں نے ہمارے ساتھ تھاونا کیا ہے، وہ سب ہمارے شکریے کے سختی ہیں۔ اس وقت عالمی و قومی منتظر تباہ پا گھومنص فلسطین کے مظلوم مسلمانوں کے حالات اور اسرائیل کی سفاکیت، امت سلام کی بے بی، حکمرانوں کی بے جسی ہمارے سامنے ہے اور ایسی صورت حال میں ہے اجتماع منعقد کرنا بہت اہم پیش رفت ہے۔ اس اجتماع سے نہیں اپنے نصب اعین و فکر کو تازہ کرنے، ایک دوسرے کا تعارف اور دیدار، دینی علم کا حصول، تکریر، اخلاقی و عملی تربیت،

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گھر یلو زندگی.....شیر افگن

نا شیخ کے بعد مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت کے معاون خصوصی شیر افگن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ گھروں والوں کی تربیت آج کے دور کا ایک بڑا مسئلہ ہے جس کے لیے ہم پریشان رہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہر لحاظ سے ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھروں والوں سے سب سے بہترین تھے۔ دعوت دین کے دو حادثے میں ایک گھر اور درس امتحان۔ آغاز گھر سے ہوتا چاہیے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے گھر میں دعوت وی۔ اسی لیے اولین ایمان لانے والے حضرت خدیجہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹیاں اور پچڑاں بھائی تھے۔ ہم نے گھر میں مرتبی کارول ادا کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے مرتبی تھے۔ ہمیں گھروں والوں کے لیے تچھل مرتبی بنا پڑے گا ورنہ ہمیں آرٹیشیل مرتبی دی جو ہم ناپڑے گا۔ پہلی بیچ اپنا کارڈ مضمونہ کرنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار کی گواہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے آئی تھی۔ ہمیں تربیت کے لیے اپنے گھروں والوں کو دوست دینا پڑے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اوقات کو تمیں حصوں میں تقسیم کیا تھا۔ ایک اللہ کے لیے، دوسرا گھروں والوں کے لیے اور تیسرا اپنے افس کے لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوقات میں سے اللہ اور گھروں والوں کا دوست کہنیں کرتے تھے۔ آج سوشل میڈیا کے ذریعے دنیا کے نظریات بہت تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ مادہ پر تاثر سوچ اور الحاد کے فتنے کو فروغ دیا جا رہا ہے۔ تنظیم نے ہمارے لیے گھر یلو اس سے کا بہترین نفعاً ہے۔ ہمیں اس پر عمل پیرا ہوئے کی ضرورت ہے۔ فریضہ اقامت دین: اسلام کی نظر میں.....مولانا خان بہادر

معاون مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت مولانا خان بہادر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہماری دعوت کا ہدف اور مرکز و تھوڑے فریضہ اقامت دین کی جدوجہد ہے۔ اس حوالے سے بہت غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں کہ کیا یہ صرف حضور مسیح موعود صلی اللہ علیہ وسلم کا فرض تھا یا علماء کا یا حکمرانوں کا کام ہے اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ ہمارے اسلام کے اس کا ذکر نہیں ملتا۔ حالانکہ ہمارے اسلام دین کو قائم کرنا فرض بھتھت تھے۔ قرآن کی آیت (ہو الذی ارسل رسولہ...) (القف: 9) کی تفریخ میں امام قرطبی "اور خالہ شہباز احمد عثمنی فرماتے ہیں کہ یہ خطاب تمام مومونوں سے ہے کہ دین کو قائم کرنا ان پر فرض ہے۔ اسی طرح (ان اقیسوں الدین) (الشوری: 13) والی آیت کے حوالے سے امام جیری طبری فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء کو ایک ہی دعیت کی گئی کہ اقامت دین پر عمل کرو جو تم پر فرض کیا گیا ہے اور اختلاف نہ کرو۔ مفتی محمد شفیع فرماتے ہیں کہ اقامت دین فرض سے اور ترقی حرام ہے۔

اقامت دین کے لیے اسلام فرض میں نصب امامت کی اصطلاح راجح تھی۔ امام قرطبی کے مطابق امام کے تقریبی فرضیت میں امت میں کوئی اختلاف نہیں۔ امام ابن تیمیہ کے مطابق ریاست و حکومت کا قید دین کے اہم ترین فرضیں میں ہے۔ شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں کہ تمام فرضیں اس وقت تک ادا نہیں ہو سکتے جب تک امام کا تقرر نہ ہو۔ اسی طرح مکملین میں علامہ ابن حزم فرماتے ہیں کہ تمام اہل سنت کا اتفاق ہے کہ پوری امت پر ایک امام کا تقرر فرض ہے تاکہ وہ ان کے مسائل کو شریعت کے مطابق حل کرے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ کی رضا حاصل ہو تو حقیقی ایمان حاصل کیا جائے اور اقامت دین کی جدوجہد کی جائے۔

کلام اقبال.....شیخ سلیمان

رشیق تنظیم شیخ سلیمان نے بیواری امت، فلسطین کی آزادی اور طلوعِ اسلام کے موضوع پر کلام اقبال پیش کیا۔

الحاد، مادہ پرستی اور توحید.....ڈاکٹر انوار علی

حلقہ کراچی واطی کے نائب امیر ڈاکٹر انوار علی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ الحاد

میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بارکات کو ہمارے لیے نمونہ قرار دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی بدایت کے لیے انجیاء و رسیل بھیجے اور سب سے آخر میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کے قاتم گوئے بالکل عیاں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی میں جامعیت ہے کہ بر طبقہ کے فرد کے لیے اس میں رامنما م وجود ہے۔ انجیاء و رسیل میں سے کسی نے پوری انسانیت کو مجاہد نہیں کیا بلکہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کام کیا۔ از روئے الفاظ اقر آتی: «وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ» (الانجیاء) اللہ نے ہم پر بہت بڑا احسان کیا کہ نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں پیدا فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اوسو ہمارے لیے مشغل رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب تحریر انصاب تھا جس کی گواہی ڈاکٹر انوار علی بادت ایک میں رائے اور وہ سرے غیر مسلموں نے بھی وی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد گیر انقلاب کے مقابلے میں وہ سرے انقلاب جزوی تھے۔ قیامت سے قبل کل روئے ارضی پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین قائم ہو گا۔ اس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق جدوجہد کرنا ہم پر الازم ہے۔

ڈاکٹر اسرار احمد: حیات و خدمات.....ڈاکٹر منیری

اس دفعہ سالانہ اجتماع میں باñی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کی پوری زندگی کی جدوجہد (مادہ میں) کو SMD سکرین پر دکھایا گیا۔ جس میں آپ کا زمانہ طالب علمی، جماعت اسلامی میں شمولیت، اختلاف کی بنیاد پر جماعت اسلامی سے علیحدگی، امتحان خدام القرآن اور تنظیم اسلامی کا قیام، تنظیم کے اجتماعات وغیرہ میں شامل تھے۔ ڈاکٹر منیری مرکزی شعبہ سعی و بصرے تیار کی۔

زمانہ گواہ ہے.....پیش فتنگو

نمزاں عشاء سے پہلے زمانہ گواہ ہے کا تجزیہ اپنی پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس کے میزبان جناب آصف حمید (انچارج شعبہ سعی و بصرے میڈیا تنظیم اسلامی) تھے جبکہ مہماں میں مرکزی ناظم تعلیم و تربیت خورشید احمد، نائب ناظم نشر و اشتاعت رضا الحق، حلقت کراچی واطی کے نائب امیر ڈاکٹر انوار علی شامل تھے۔ اس پروگرام میں فلسطین کی موجودہ صورت حال، پاکستان اور افغانستان کے تعلقات، پاکستان کا شکریہ کے حوالے سے موقف اور انکلی حالات جیسے موضوعات زیر بحث لائے گئے۔ اس پروگرام کی تفصیل مذکوٰ نمائے خلافت کے اگلے شمارے میں شائع کی جائے گی۔ ان شاء اللہ!

ہفتہ 18 نومبر 2023ء

درس قرآن مجید.....ڈاکٹر ضمیر اختر خان

دوسرے دن نماز فجر کے بعد حلقت اسلام آباد کے امیر ڈاکٹر ضمیر اختر خان نے سورۃ الشوریٰ کی آیات 36-43 کا درس دیا۔ انہوں نے کہا کہ ان آیات میں اقامت دین کی جدوجہد کرنے والوں کے مطلوبہ اوصاف بیان ہوتے ہیں۔ اقامت دین کے فریضہ کے لیے الترام جماعت شرط ہے۔ اقامت دین کی جدوجہد کرنے والے آخرت کو ترقی دیتے ہیں۔ دنیا میں الغرور ہے اور آخرت اس سے بہتر ہے۔ اللہ نے آخرت کو ادھار میں رکھا ہے۔ پھر اسab پر نہیں بلکہ اللہ پر توکل کرنے والے کبارے اجتبا کرتے ہیں۔ بندہ مومن کو کبارے کے معاملے میں حساس ہوتا چاہیے۔ لیکن ہم صرف چھوٹے چھوٹے معاملات میں حساس ہوتے ہیں۔ وہ نماز قائم کرتے ہیں کیونکہ اس کی جیشت اجتماعیت میں نیو ٹکلیں کی ہے۔ پھر واجہتی زندگی میں فیصلہ کرنے اور مہور ثنا نے کے لیے باہمی مشاہد کرتے ہیں۔ اللہ کے دین کی سلسلہ نعمتیں کے لیے مال خرچ کرتے ہیں۔ بدلتے لیتے ہیں۔ لیعنی اقسام کے مرحلے میں کچھ اصادم کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور صحابہؓ نے اس پر عمل بھی کیا۔ مظلوموں کو بدل لیتے کا حق ہے۔ جب طاقت آئے تو ایسے کا جواب پختہ سے دنیا ہے۔

آزمائش اور امتحان ہے اور یہ قرآن میں کئی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اگر انسان میں گناہوں کی کثرت ہو رہی ہے اور اللہ کی رحمت سے دوری ہو رہی ہے تو وہ انسان جان لے کر وہ فتنہ میں بنتا ہے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر سے مغرب تک خط پر ارشاد فرمایا اور تمام فتوحوں سے آگاہ کیا۔ ان فتوحوں کی علمات میں وقت میں بے برکتی ہو جائے گی، علم کے باوجود عمل میں کمی ہو جائے گی، حال و حرج کی تیزی ختم ہو جائے گی۔ آج سوچ میدیا یا کے ذریعے کمائی عروج پر ہے حالانکہ وہاں اشتباہ کیسے کیسے آرہے ہیں۔ طلاق کی کثرت ہو جائے گی، تہمت لگانا عام ہو جائے گا، کینہن لوگوں کی عزت کی جائے گی، (ادا کار، فکار وغیرہ) شریف لوگوں کا جینا محال ہو جائے گا۔ لوگوں کے لمحہ اور مزاج تھجھی ہو جائیں گے۔ گناہ زیادہ ہو جائیں گے، مرد و عورتوں کی تقاضی کرنے لگیں گے، LGBTQ وغیرہ اور فیشن شوز میں یہ ٹرینڈنگ ہو جائے گا۔ گانے والی عورتیں رکھی جائیں گی وغیرہ۔ ان فتوحوں سے بچنے کے لیے ہمیں فراخنس کی پابندی، سنتوں کا اہتمام کرتا ہے اور شرک و بدعتوں سے بچتا ہے۔ گھروں میں تعلیم و تربیت خاص کر فکر آخوت کی تعلیم دیتی ہے، ظفری خلاقت کرنی ہے اور اہل دین سے جڑتا ہے۔ سنتوں و عادوں کا اہتمام کریں۔ سورہ الکافر سے خصوصی رکاوہ رکھیں۔ احتیاطی تدابیر میں مطلع رہیں کہ تم نے کوئی بُری چیز شہریتیں کرنی صرف مستند پیر شہری کریں۔ پھر سوچ میدیا کے اوپر فنر اگیز، شدت پسندی و اے مودا لے گرد پ کا حصہ نہیں۔ گروپ ایسا ہو جس میں آپ جانتے ہوں کہ کون اس میں ہے۔ تصادیر کے معاملے میں احتیاط کر کر بخوبی فیلمی کی تصادیر یہ موبائل میں نہ رکھیں۔

مطالعہ حدیث.....عبد الرؤف

تماز مغرب کے بعد معماون مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت عبد الرؤوف نے "اسلام اور ریاست" کے عنوان سے درس دیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام اور یہاں بھائی میں دونوں ایک دوسرے کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے۔ انسان کی زندگی میں ریاست کا کردار بہت اہم ہے۔ امام و حلال ہوتا ہے جس سے تحفظ حاصل کیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میگی کہ حکومت کو میرے لیے مددگار بنادے۔ ہمارے اسلاف نے خلافت کے ہوتے ہوئے بھی اس کی اہمیت کو واضح کیا۔ لیکن آج تو خلافت کا ادارہ نہیں اور باطل نظام مکر اعظم خلافت عطا یہ کے بعد خلافت کو تاقم کرنا فرض میں ہے۔ اور آج ہمارا بھی دعویی ہے اور اسی کے لیے ہم کوشش ہیں۔

سفریہم اینٹناف الافق و فی النفسہمشیخ محمد لاکھو

امیر حلقہ حیدر آباد شیخ محمد لاکھو نے اپنے خطاب کو SMD SKR میں پر پاور پوپ ایکٹ کے ذریعے واضح کیا۔ انہوں نے کہا کہ مغرب میں خدا بے زاری بہت بڑھ چکی ہے لیکن قرآن کی ناشیجوں کی وجہ سے سانس و ان مجبور ہو رہے ہیں کہ خدا کو مانا جائے اور اب وہ دوبارہ کتابیں لکھ رہے ہیں کہ خدا کو اپنی لانا ہوگا۔ کائنات کی حقیقتیں اور مسلمانوں کی ایمان کی کیفیات کو دیکھ کر اب مغرب کے مصنفوں قرآن کی طرف راغب اور متاثر ہو رہے ہیں۔ وہاں قرآن تیزی سے پھیل رہا ہے۔ میرے سامنے یہاں کا یقین ہے۔ اولیا، الشھان لوگوں کو قرآن سے دور کرنے کے لیے جال بنتے ہیں۔ ایک اگر یہ خلافت عثمانی کے خاتے پر کہا کہ مسلمانوں کو قرآن سے دور کر دو۔ لیکن اس کا مقابلہ سید نوری نے کیا اور بر صفحہ میں قرآن کو زندہ کرنے کے لیے شاخہنہ تحریک شروع کی۔

ویڈیو پروگرام.....بانی مختار مڈاکٹر اسرار احمد

اس کے بعد بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد کا قرآن فورم کے تحت قرآن آذینوں میں کیا گیا خطاب بخواں "یہود کے عزادم اور عالم اسلام" "ذریعہ و یہود کھایا گیا۔

گوبل منسلکہ ہے اور آج نبی سے نقی خلک اخیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ ہم ایمانی طاقت سے ہی اس نئی کارکرکے ہیں۔ آج سوچ میدیا کے ذریعے اس الحادی فکر کی تشبیہ ہو رہی ہے۔ 2012ء میں دیباکی 13 نیصد آبادی ملکہ ہو چکی تھی۔ آج آنچھی است (ملکہوں کی) ایسوی ایشن آف پاکستان و جو دیس آپچکی سے اور پاکستان کے دل لاکھوں جوان اس کے ساتھ ہو چکے ہیں۔ ماں میں الحاد جہالت پر مبنی لیکن آج کا الحاد شوری اور ملکہ ہے جتنا ہو گا۔ اللہ کا کارکرکے ہمیں ایمانی ضبط کرتا ہو گا اور قرآن سے جتنا ہو گا۔ اللہ کی قدرت کی ناشیجوں پر غور فکر کرو۔ اپنی اولادوں کو بھی قرآن سے جوڑہ اور ان کی تربیت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ طاقت نہیں بلکہ طاقتورستی ہے۔ اللہ کے اذن سے ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو اللہ کے حوالے کر دو اور اسی پر توکل کرو۔ ہمیں اللہ پر تقدیم ہے لیکن اس پر توکل نہیں ہے تھجھی تو ہمارا یہ حال ہے۔ اس کے بعد جائے اور بآجی تعارف کے لیے وفق ہو۔

امیر تنظیم اسلامی شجاع الدین شیخ سے سوال و جواب کا سیشن

رقائق نے امیر تنظیم اسلامی سے تنظیم فکر فلسطین کا مسئلہ، جہاد فلسطین کے مسئلہ پر دینی جماعت کا کردار، اسرائیل کی پروڈکٹس کا بایکاٹ، ایکشن میں ووث اور سیاسی بھائیوں سے تعلق کے حوالے سے سوالات کیے جن کا امیر تنظیم نے مل اندماز میں جواب دیا۔ اس پروگرام کے میربان آصف حمید نے بتایا کہ یہ سوال و جواب کی نشست امیر سے ملاقات پروگرام کا تسلیم ہے جو اگلے ماہ دسمبر کی 15 تاریخ کو آئیں ہو گا اور نہادے خلافت میں بھی شائع ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ!

مطالعہ حدیث.....سجاد سرور

نماز عصر کے بعد اجتماع کے تیرے سیشن کا نماز ہوا۔ نماز کے بعد مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت کے معماون مجاہد سرور نے "مغلیں کون؟" کے موضوع پر حقوق العباد کے حوالے سے طبلی حدیث کا درس دیتے ہوئے کہا کہ دین میں وطہ اور سیاسی ایک حقوق اللہ اور دوسرے حقوق العباد۔ حقوق العباد کی اہمیت اس حدیث سے بالکل واضح ہو گئی اور ہمارے لیے یہ فکر عمل کی بات ہے۔ اگر ہم نے دنیا میں کسی کے حقوق غصب کیے ہوں تو یہ قیامت کے دن ہمارے لیے وہاں ہن جائیں گے۔

فلق اقبال.....ڈاکٹر حافظ محمد مقصود

حلقہ خیر پختونخوا کی مقامی تنظیم مردان کے امیر ڈاکٹر حافظ محمد مقصود نے اپنے خطاب میں علامہ اقبال مرحوم کی مشہور نظم طلوع اسلام کے کچھ اشعار کا مطالعہ کروایا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے لیے ضروری ہے کہ کلام اقبال کا کسی نہ کسی درجے میں فہم حاصل کریں۔ اپنے مطالعہ کو سچ کریں تاکہ علامہ اقبال کو تکمیلیں۔ نظم عالم 1923ء میں لکھی تھی اور اس وقت مسلمانوں میں بیداری کی پیدا ہو رہی تھی۔ عالم فرماتے تھے کہ مغرب کے طوفان کی وجہ سے مسلمان حقیقی مسلمان بن چکا ہے اور اب اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو دوبارہ ترقی دینا چاہتا ہے۔ مسلمان قائدین کو چاہیے کہ وہ مسلمانوں کو جگانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مومن تو تحریک وجود کا نام ہے۔ اقبال کہتے ہیں کہ اے مومن! اپنے اندر حرارت اور حرکت پیدا کرو۔ مومن کے پاس اعلیٰ نسب اعیین ہے جلد کافر کے پاس صرف دنیوی مقاصد ہیں۔ اگر اسی طرح مومن انجیں گے تو ان میں اتحاد ہو گا اور اپنے دشمنیاں ختم ہو جائیں گی۔ فرقگی تو خود اتحاد کی طرف گامز ہے۔ تم مخدوں ہو جائے اور اپنے اسلام کا کردار پیدا کرو۔

دو فتن، سوچ میدیا اور ہماری ذمہ داریاں.....آصف حمید

مرکزی ناظم شعبہ تعلیم و پھر اور سوچ میدیا آصف حمید نے کہا کہ فتنہ کا لفظی معنی:

اس خطاب میں بانی محترم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں اور موجودہ دور میں یہود کی سازشوں کو فضول سے سامنے لے کر اخراج کیا۔

۱۹ نومبر ۲۰۲۳ء

درس قرآن مجید سلیمان اختر

اور نماز فجر کے بعد اجتماع کے چوتھے اور آخری سیشن کا آغاز ہوا۔ ناظم دعوت حلقہ پنجاب جنوبی سلیمان اختر نے درس قرآن دیا۔ انہوں نے سورۃ المفالقون کے دوسرے درکوٹ کا درس دیتے ہوئے کہا کہ اس سورت میں منافقین کی نشانیوں کا تذکرہ ہے۔ یہ آیات اہل ایمان کی تربیت کے لیے بہت اہم ہیں کیونکہ اللہ نے بال اور اولاد کی محبت انسان میں رکھی ہے۔ آج انسان مادیت کی طرف اور ایک خاص معیار زندگی کی طرف پھیاگ رہا ہے۔ ان حالات میں اللہ کے ذکر کی بہت اہمیت ہے ورنہ نفاق کی بیماری پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

ساتھیو! مشعلوں کو تیز کرو..... انجینئر سید نعمان اختر

نائب ناظم اعلیٰ جنوبی پاکستان تھیز سید نعمان اختر نے اپنے خطاب میں کہا کہ تنظیم کا یقیناً فلکہ چار سو سالِ علمی و فکری اور تحریکی میں سائیں کامیں ہے۔ باتی تنظیم اسلامی نے اپنا سب پکج اس قافلے کے لیے کادا دیا۔ آئینہ نیکیوں کی طرف دوڑنا ہوگا اور گناہوں سے پچھا ہوگا۔ ناشری سے شکری طرف اور جہالت سے علم کی طرف دوڑو۔ اس قافلے کو تیز کرنے کے لیے دای دین اپنے نفس کا محابا پر کرتا ہے۔ ہم اعلیٰ مع القرآن، دورہ ترجیح قرآن، رجوع ای القرآن، صیحت تحریکیں انھار ہے جیسی لیکن ہمارا اعلیٰ قرآن سے کتنا ہے۔ جیسیں عاشق قرآن بننا ہوگا۔ ہمارے سامنے مثل موجود ہے کہ فلسطین کے مظلوم مسلمان قرآن سے جڑے ہوئے ہیں تھی وہ اسرائیلیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ جیسیں اپنی ذات میں داعی ای اللہ بنتا ہے اور کروار کا تمدن لوگوں کے سامنے رکھتا ہے۔ جیسیں بدگانی، اقتتال و اعیش سے پچتا چاہیے۔ بجلات پسندی اور بے جیانا تبدیلی کے لفڑوں میں وقت صرف نہیں کرنا۔ ہم نے اس قافلے کی خواہت کرنی ہے۔ آپ کی ترجیح اول کیا ہے؟ یا آپ نے فیصلہ کرتا ہے۔ انتقلابی تربیت کے عناء صرس گانہ.....ڈاکٹر محمد الیاس

امیر حظیم اسلامی کراچی جنوبی ڈاکٹر محمد الیاس نے کہا کہ یہیں تھیں انقلابِ نبوی کے سات مرحلہ پر کامِ کوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے تین ادوار ہیں: آغازِ زندگی سے پہلے، پہلے کی دو اور مدد فی دور۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین کامِ مستقل کیے: دعوت، حیثیت و تربیت۔ تربیت ایک مستقل سنت ہے۔ کچھ لوگ یہ کام ہمیں کر سکتے۔ قرآن کے ذریعہ تربیت کی رہا ہے۔ پہلے اپنی تربیت کرنی ہے پھر اولاد اور معاشرے کی کرنی ہے۔ پہلے اپنے آپ کو تمدن بنانا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تربیت خاتما نبی نہیں بلکہ انقلابِ تھا جس سے صرف فردی ہمیں بلکہ پورا معاشرہ اچھا ہوتا تھا۔ سورۃ الحجۃ کی آخری آیت کی روشنی میں یہیں اپنے اندر محسوس ہے: جسمی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ تمکہ بالقرآن، قیامِ اہلیں کے ساتھ صبر و استقامت جسمی صفات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

قرآن کی فریاد شفیق بیگ چنعتائی

بزرگ رفیق سلطیم شفیق بیگ چختمانی نے علامہ ماہر القادری کی نظم قرآن کی فرمایا در ترمیم
سے نظر کرنا۔

قرآن اور جہاد..... خورشید انجم

مرکزی ناظم تعلیم و تربیت خورشید انجمن نے ائمۂ خطاب میں کہا کہ جب قرآن نازل

م کہاں کھڑے ہیں؟ڈاکٹر سید عطاء الرحمن

ناظم اعلیٰ ذاکر سید عطاء الرحمن عارف نے تنظیم اسلامی کی موجودہ پیش رفت کا جائزہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت کل رفقہ کی تعداد 9800 ہے جس میں 2862 ملتزم، 6938 مبتدی رفقہ ہیں۔ رفقیات کی تعداد 1896 ہے کل حلقہ جات کی تعداد، 20 ہے۔ 146 مقامات ناظم ہیں۔ کل اسرہ جات کی تعداد 763 ہے۔ 763 حلقہ قرآنی ہائم ہیں۔ روایت سال 18 مبتدی تربیتی کورس اور 11 ملتزم تربیتی کورس منعقد ہوئے۔ تنظیم میں 271 مدرسین ہیں۔ فاضلین درس نظری 225، پی اچ ڈی ہولڈر 77، ایم فل ایم اے 211، چارڑو اکادمیک 146، انھیمز 206، کلام 102، ماٹرز 1303، انکنز 277 اور گریجوائیس 409 ہیں۔

نظمہ علیا کا پیغام ذاکر عارف رشید

مرکزی اجمن خدام القرآن، لاہور کے صدر ڈاکٹر عارف رشید نے تاملہ علمی اپنی والدہ، کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ تاملہ علمی نے فلسطین کے مسلمانوں پر مظالم اور امت سلسلہ کی بے بسی پر افسوس کا انکلاب کیا اور کہا کہ مسلمان وہن کی بیماری میں بیٹھا ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شہادت کی موت کی تراپ عطا فرمائے۔ انہوں نے کہا کہ امیر قائم اسلامی بخراج اللہ بن شیخ کے لیے میرے دل سے دعا ہمیں نہیں۔ وہ اپنے حصے کا کام کر رہے ہیں۔ رفقاء ان کو نہیں اور دوسروں تک ان کا پیغام پہنچائیں۔ رفقا اپنا جائزہ میں کہ وجہی حقیقت کی کون کوئی نہیں ان کے گھروں میں داخل ہو بھی ہیں خاص طور پر موہبال کا قائد نوسب کے پاس پہنچ چکا ہے۔ پیوں کی تعلیم و تربیت کا ابتدام کریں اور کھل کو دو سے نہیں۔ پیوں میں دینی حیثیت پیدا کریں اور ان کو سیرت النبی صلی اللہ علیہ اور تاریخ اسلام کی نامور شخصیات کی سیرت کا مطالعہ کروائیں۔ قرآن کو اپنے اندر راخ کرنے کی کوشش کریں۔ سر ایمیل کی مصنوعات کا بایکاٹ کریں۔ آپ کی حیثیت گھروں میں قوم کی ہے۔ اگر آپ لگ نرم روای اختیار کریں گے تو خاتم بھی ملی اجتماعات میں شریک ہوں گی۔

ختامی خطاب امیر نظیم اسلامی

امیر حکم اسلامی شجاع الدین شجاع نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ آج ہم باعچ ہاتھ پر گنتیگو کروں گا۔

1) سب سے پہلے اللہ کا شکر ادا کرنا ہے اور ہم سب کو دور کرت مٹکرانے کے نسل ادا کرنے چاہیے۔ گھر جا کر بیوی پر بخوبی کامیگی شکر یہ ادا کریں۔ حلقة پنجاب جنوبی اور سیکھی ایسے رفاقت، بھی شکر یہ کے مستحق ہیں جن کی انتہا محنتوں سے یہ اجتماع منعقد ہو۔ ہم

گوشه انسدادِ سود

(گزشتہ سے پیوستہ)

نتظامِ اسلامی کی طرف سے قیصر امام صاحب نے Jurisdiction کے حوالے سے بہت اچھی بحثیں کیں۔ 2019ء میں انور منصور اماراتی جریل نے اپنے واسخ اندراز میں تمام دلائل کے ساتھ یہ موقف اختیار کیا کہ یہ معاملہ فیڈرل شریعت کورٹ کی jurisdiction میں آتا ہے۔ لہذا ہم آپ کی jurisdiction کو پیش نہیں کرتے۔ اس وقت سارے صوبوں کے ادارے آئندے ہوئے تھے۔ اپنے بھی بھی موقف اختیار کیا۔ صرف یہیں تک میں کے وکیل سلمان اکرم راجہ نے کہا کہ ہم اس jurisdiction کو پیش نہیں کرتے۔ اپنی کہا گیا کہ آپ تحریری دلائل بھی دیں۔ اپنے بھی موقف اختیار کیا۔ صرف یہیں تک میں کے وکیل سلمان اکرم راجہ دے دیے۔ جب ان کے دلائل مکمل ہوئے اور ہم نے ان کا کام نہ کرنے کی کوشش کی تو نئے امارتی جریل خالد جاوید کی طرف سے موقف سامنے آگیا کہ ہم اس jurisdiction کو پیش نہیں کرتے۔ ہم نے اعتراض انجامیا کہ حکومت کے پہلے امارتی جریل تو تسلیم کر چکے ہیں، اب حکومت اپنے موقف سے کیوں پھر رہی ہے۔ چنانچہ کورٹ نے اس صلحت کے تحت نئے امارتی جریل کو بھی اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت دے دی کہ بعد میں کوئی اعتراض نہ اٹھے۔ لیکن نئے امارتی جریل نے نئے دلائل نہیں دیے بلکہ وہ بار بار سلمان اکرم راجہ کو ہی آگے کرتے رہے کہ ہمارا موقف وہی ہے جو سلمان اکرم راجہ کا تھا۔

ان کا موقف یہ تھا کہ چونکہ آئین میں اس کا تذکرہ پر نسبت آف پالیسی میں آیا ہوا ہے اور پر نسبت آف پالیسی کو کوئی justiciable گائیڈ لائگ پر نسبت ہوتے ہیں۔ لہذا اس کی بنیاد پر کورٹ کسی کو instructions نہیں دے سکتی کہ آپ یہ کیسی بلکہ یہ حکومت کا کام ہے کہ وہ ربا کو اپنے طریقے سے ختم کرے اور اس کی جگہ legislation کرے۔

بحوالہ: ادارہ نتاد انٹری خلافت، شمارہ ثمر: 07، 13 ماہ 1443ھ/ 15 نومبر 2022ء

آہ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 580 دن گزر چکا

اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ دعائیں مختصر

- ☆ حلقہ کراچی شاہی، گلشنِ معمار کے مبتدی رفیقِ محمد سعیٰ وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0333-3606026
- ☆ حلقہ ملکانہ، بی ٹی ڈی کے مبتدی رفیق عمر حسن کے والد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0302-5466600
- ☆ حلقہ سکر کے مبتدی رفیقِ محمد ولید کے والد مختزم وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0333-7174811
- ☆ حلقہ بہاول گور کے نائب اسرہ جناب وکیل احمد وفات پا گئے۔
برائے تعزیت: 0321-6989086

اللہ تعالیٰ مرحوین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو سبیر جیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی ان کے لیے ڈعاۓ مغفرت کی ایتبل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِلْهُمْ وَ ارْتَقِهِمْ وَ ادْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَ حَسَبَنَاهُمْ حَسَبًا إِيمَانًا

بہاولپور کی انتظامیہ اور حساس اداروں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا خیر عطا کرے۔

(2) باقی مختزم کی سنت کو سامنے رکھتے ہوئے میں کچھ آیات کا تخفیف پیش کرتا چاہتا ہوں۔ پہلی آیت سورہ النور کی 111 ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ سودے کا تذکرہ ہے۔ حالانکہ سودے کی ضرورت ہمیں ہے اللہ کو نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ مختلف پیرا یوں میں اپنے بندوں کو ترغیب و تشویق دلاتا ہے کہ اگر میرے دین کی جدوجہد کرو گے تو میں تمہیں بدالے میں جنت عطا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی جنت سنتی نہیں ہے اس کے لیے اپنی جان لگانی پڑتی ہے۔ امام زین العابدینؑ کتبے ہیں کہ میری جان کو کہا کہ اللہ تعالیٰ کی جنت خریدی جاسکتی ہے۔ اسے کم ترجیب گوں پر استعمال کروں بلکہ اس کو کہا کہ اللہ تعالیٰ کی جنت خریدی جاسکتی ہے۔ دوسری آیت سورہ الانفال کی آیت 17 ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کی تجویز ہے۔ آج ہم قرآن کے اور تکالیف کا ذکر ہے اور ہمارے پیش نظر آپ ﷺ کا اسوہ ہے۔ آج ہم قرآن کے ذریعے سے حضور ﷺ کے اسوہ کو اپنے گھروں میں رائج کریں۔ پھر میں گھروں میں کروار کا نمونہ بننا ہوگا ورنہ قول فعل کا اتنا کام محالہ ہو جائے گا جس کے حوالے سورۃ القاف کی آیات 2، 3 میں جنت الفاخت آئندے ہیں۔ امام زین العابدینؑ کا ہی قول ہے کہ تم جو کتبے ہو مجھے سنائی نہیں دیتا اور جو تم کرتے ہو وہ مجھے دھکائی دیتا ہے۔

(3) اس اجتماع میں سینکڑوں احباب موجود ہیں۔ ان سے میں کہوں گا کہ اسلام مکمل دین ہے اور ہم سب کے اوپر تین فرائض عائد ہوتے ہیں:

1۔ خودوں دین پر عمل کرنا۔ 2۔ دوسروں تک اس دین کو پہنچانا اور 3۔ دین کے نظام کو قائم کرنے کی جدوجہد کرنا۔

بھی تیسیم کی بنیادی دعوت ہے۔ جوڑا کٹر اسرا رحمہ اور نظمِ اسلامی سے محبت کرتے ہیں، وہ اگے بڑھیں اور تیسیم میں شامل ہوں۔

(4) کچھ ابادف دے رہا ہوں:

1۔ یک سال میں ہر مہینہ رفقہ دو احباب بجکہ ملتزم رفقہ چار کوزیر دعوت رکھے اور اگلے سال اس اجتماع میں لے کر آئے۔

2۔ گھر بیو اسرے کا اہتمام کریں اور حلقہ قرآنی میں خود اور احباب کو شریک کریں۔

3۔ تیسی اجتماعات میں سو فیصد شرکت کا اہتمام کریں۔

4۔ باقی مختزم کا وہی یونیٹ اخلاقی نجات کی راہ (شکا گو) کو سننکا اہتمام کریں۔

(5) عالمی و ملکی حالات اور مستقبل کا مظہر نام کے حوالے سے کہوں گا کہ اسلامی بھی کہتا ہے کہ پاکستان اس کا سب سے بڑا شہر ہے۔ لیکن پاکستان کے اپنے حالات دگر گوں ہیں جس کی وجہ اللہ سے بے وفائی ہے۔ لیکن افغان طالبان اور حساس کی جہادی کوششیں ہماری آئمیں کھوئے کے لیے کافی ہیں۔ بہر حال اس ملکت میں ہم نے اسلام کے نفاذ کے لیے ہر طریقہ آزمایا ہے اب صرف تحریک کا راستہ چاہا ہے۔ ایک پر امن، منظم انتظامی تحریک چلانے کی ضرورت ہے۔ اب علماء بھی اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ یہی طریقہ اقرب الی اللہ ہے۔ بہر حال جدوجہد کا غرض اور خصتوں سے پچھکارا اور قرآن سے جڑنا یہ کریں گے تو ان شا اللہ کل حضور ﷺ کی شفاعت اور اصل کا میابی ملے گی۔

بیعت مسنوونہ

اس کے بعد بیعت مسنوونہ کا اہتمام کیا گیا۔ نئے شامل ہونے والے رفقاء نے امیر تیسیم اسلامی شجاع الدین شیخ حافظ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس دوران پہلاں میں موجود تمام رفقاء نے بھی امیر مختزم کے ساتھ بیعت کے الفاظ دہرائے۔ آخر میں امیر مختزم نے اختتامی دعا کروائی۔

Weekly

Nida-e-Khilafat

Lahore

ACEFYL
SUGAR FREE
**COUGH
SYRUP**

Acefylline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ترین
 کھانسی کا شربت
شوگرفی
 میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں
 یکسان مفید

